REGD NO E-P.67
رجسٹرڈ نمبر ای پی ۶۷

جلد ۶ || ۲۵ شہادت ۱۳۳۶ ہش ۲۴ رمضان المبارک ۱۳۷۶ ہجری ۲۵ اپریل ۱۹۵۷ء || نمبر ۱۶

رمضان کا مقدس عہد

دوست اس مبارک مہینہ میں کسی کمزوری کے دور کرنے کا عزم کریں

(رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے۔ کہ اصلاحِ نفس کا یہ بھی ایک عمدہ اور تجربہ شدہ طریق ہے کہ دوست رمضان کے مہینہ میں اپنی کسی نہ کسی کمزوری کے دور کرنے کا عہد کیا کریں۔ اس عہد کے متعلق کسی دوسرے شخص پر اظہار کرنے کی ضرورت نہیں (کیونکہ ایسا کرنا خدا کی ستاری کے خلاف ہوگا) صرف اپنے دل میں خدا کے ساتھ عہد کرنا چاہیئے کہ میں آئندہ اپنی فلاں کمزوری سے اجتناب کروں گا۔ اور کمزوری کا انتخاب ہر شخص اپنے حالات کے ماتحت خود کر سکتا ہے۔ مثلاً نمازوں میں سستی۔ چندوں میں سستی۔ جماعتی کاموں میں سستی۔ مقامی امراء سے عدم تعاون جھوٹ بولنے کی عادت۔ کاروبار میں دھوکا دینے کی عادت۔ بہتان تراشی۔ وعدہ خلافی۔ رشوت ستانی۔ فحش کلامی۔ گالی گلوچ۔ غیبت۔ بدنظری۔ ہمسایوں کے ساتھ بدسلوکی۔ بیوی کے ساتھ بدسلوکی۔ والدین کی خدمت میں غفلت۔ عورتوں کے لئے اپنے خاوندوں سے نشوز۔ بے پردگی۔ بچوں کی تربیت میں غفلت۔ سگریٹ اور حقہ نوشی۔ سینما دیکھنے کی عادت۔ سودی لین دین وغیرہ وغیرہ سینکڑوں قسم کی کمزوریاں ہیں جن میں ایک شخص مبتلا ہو سکتا ہے۔ ان میں سے کوئی سی کمزوری اپنے خیال میں رکھ کر دل میں خدا سے عہد کیا جائے۔ کہ میں خدا کی توفیق سے آئندہ اس کمزوری سے کلی طور پر مجتنب رہونگا اور پھر اس مقدس عہد کو مرتے دم تک اس طرح نبھاہے کہ اپنی اس نیکی اور وفاداری سے خدا کو راضی کرے۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بتایا ہوا نسخہ ہے پس

اَے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما

وکان اللہ معہ من عہد وفیٰ

خاکسار راقم آثم مرزا بشیر احمد ربوہ ۱۵ اپریل ۵۷ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۳ اپریل سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی بذریعہ تار اطلاع فرماتے ہیں:-

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو پیچش کی معمولی شکایت [illegible]

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ اور درازیٔ عمر کے لئے دعائیں جاری رکھیں

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۴ اپریل امسال مسجد مبارک ربوہ میں قریباً ستر مرد و عورتیں اعتکاف بیٹھے ہیں بعد قادیان کی مسجد مبارک و اقصیٰ میں ۹ مرد اور ۴ عورتیں بیٹھے ہیں۔

قادیان ۲۲ اپریل۔ کل بیسواں روزہ تھا مکرم مولوی عبدالقادر صاحب دہلوی نے مسجد اقصیٰ میں سورت عنکبوت تک درس القرآن مکمل کر لیا۔ اور آج محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے سورت روم سے درس شروع کیا۔ مقامی احباب نے کثرت سے شرکت کی۔

— حضرت نواب عبداللہ خان صاحب ایک عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں۔ اسی طرح قادیان میں حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب کی طبیعت کمزور رہتی ہے۔ نیز حضرت سیٹھ محمد اللہ دین صاحب سکندر آباد میں بیمار اور کمزور چلے آتے ہیں ان سب بزرگوں کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے احباب دعا فرمائیں۔ اللہ کمیں

آندھرا پردیش کے گورنر اور چیف منسٹر سے ملاقات

اور

قرآن کریم انگریزی کی پیشکش

(۱)

حیدر آباد ۲۹ مارچ۔ آج ٹھیک ۱۱ بجے دن راج بھون حیدر آباد (شاہ منزل حیدر آباد) میں حضرت صاحبزادہ میاں وسیم احمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ قادیان مشرقی پنجاب نے اپنے دیگر رفقاء حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد و سکندر آباد۔ مولوی محمد سلیم صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ ممبر وفد۔ محمد اسمٰعیل فاضل وکیل ہائیکورٹ یادگیر ممبر وفد۔ حکیم محمد الدین صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ساتھ گورنر صاحب آندھرا پردیش سے ملاقات کی۔ ہر ایک کے تعارف کے بعد گورنر صاحب مختلف سوالات کرتے رہے۔ کافی باتیں ہوئیں جس میں قادیان سے متعلق بھی پوچھا کہ اب اس کا کیا حال ہے۔ وہاں کتنی آبادی ہے۔ اس کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب نے آپ کی خدمت میں قرآن کریم پیش کیا آپ نے بڑی خوشی سے تبول کر کے وعدہ کیا کہ میں اس کو ضرور پڑھوں گا اور شکریہ ادا کیا

(۲)

حیدر آباد۔ ۳۰ مارچ آج ٹھیک ½ ۸ بجے دن گرین لینڈ منزل میں حضرت صاحبزادہ میاں وسیم احمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ قادیان مشرقی پنجاب نے اپنے دیگر رفقاء حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد و سکندر آباد۔ مولوی محمد سلیم صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ ممبر وفد۔ محمد اسمٰعیل فاضل وکیل ہائیکورٹ ممبر وفد۔ حکیم محمد الدین صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ساتھ مسٹر سنجیوا ریڈی چیف منسٹر آندھرا پردیش سے ملاقات کی۔ ہر ایک کے تعارف کے بعد چیف منسٹر صاحب نے فرمایا۔ کہ میں اردو تھوڑی تھوڑی جانتا ہوں پوری طرح سمجھ نہیں سکتا۔ بات انگریزی میں کی جائے۔ چنانچہ انگریزی زبان میں اُن سے گفتگو ہوتی رہی۔ مختلف سوالات پوچھتے رہے۔ کہ احمدی اور دوسرے مسلمانوں میں کیا فرق ہے۔ احمدی جماعت کی کیا تعداد ہے اور حیدر آباد میں کس قدر احمدی رہتے ہیں وغیرہ وغیرہ اس کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب نے چیف منسٹر صاحب کی خدمت میں قرآن کریم تحفۃً پیش کیا۔ جسے آپ نے بڑی خوشی سے قبول کیا بہت شکریہ ادا کیا اور کہا کہ میں اسے ضرور پڑھوں گا۔ اس کے علاوہ اُن کی خدمت میں پیغام صلح انگریزی میں اور احمدیہ موومنٹ ان انڈیا انگریزی میں تحفۃً کتابیں دی گئیں

(خاکسار محمد اسمٰعیل وکیل یادگیر)

رمضان شریف کا آخری عشرہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق حضرت عائشہؓ روایت فرماتی ہیں کہ اذا دخل العشر احیا اللیل وایقظ اھلہ وشد المئزر (بخاری) کہ آخری عشرہ شروع ہوتے ہی حضورؐ خود خصوصیت سے رات عبادت میں گذارتے بلکہ اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے اور پوری توجہ اور کوشش کے ساتھ اس کی برکات سے حصہ لینے کی سعی فرماتے پس مبارک ہیں وہ لوگ جو اس اسوۂ حسنہ پر عمل کرتے اور اس سنہری موقعہ سے فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ کیونکہ اس سال کے رمضان سے صرف چند روز ہی باقی ہیں!!

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

سیرت سرورِ کائنات محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اشاعت

بھارت میں بعض شرپسند لوگ سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ کی ذات ستودہ صفات کے خلاف ہتک آمیز مضامین اور رسائل شائع کرتے رہتے ہیں جن کی وجہ سے علاوہ اس کے کہ ملک کی مختلف قوموں میں کشیدگی اور فساد بڑھتا ہے ہماری ملکی اور سیکولر حکومت کے لئے بھی باعث پریشانی ہوتا ہے۔

اس فتنہ کا بہترین سدِّباب یہ ہے کہ حضرت سیدنا و مولنا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مستند سوانح حیات اور سیرت کی غیر مسلموں میں عام اشاعت کی جائے۔

اس غرض کو پورا کرنے کے لئے نظارت ہذا نے نہایت اہتمام سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سوانح اور سیرت طیبہ ہندی زبان میں تیاری کروائی ہے۔ کیونکہ ہندی ملک کی سرکاری زبان ہے اور غیر مسلموں خصوصًا ہندوؤں کے لئے اس زبان میں لکھنا زیادہ مفید ہے۔ لہذا ہندی میں سیرت طیبہ لکھی گئی ہے۔

احباب سے گذارش ہے کہ وہ اس کتاب کی اشاعت میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں۔ اور حتی المقدور اپنا چندہ اس کتاب کی اشاعت کے لئے بدامانت "ن" "نظارت دعوۃ و تبلیغ" میں بھجوا کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اور خدا تعالےٰ کی رحمت کے مستحق ہوں۔

جو احباب اس کارِ خیر میں حصہ لیں گے ان کے اسماء اس مبارک کتاب کے شروع میں درج کئے جائیں گے۔ اللہ تعالےٰ سب احباب کو توفیق عطا فرمائے اور حافظ و ناصر ہو۔

خاکسار

مرزا وسیم احمد۔ ناظر دعوت و تبلیغ

امتحان کتب کے بارہ میں ضروری اعلان

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت الفضل مورخہ ۹ جنوری میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی جلسہ سالانہ ۱۹۵۶ء ربوہ کی دو تقریروں کے امتحان کا اعلان شائع ہوا ہے۔ اور پھر الفضل ۱۶ اپریل میں اس کی میعاد میں توسیع (یعنی تاریخ امتحان جولائی) کا بھی اعلان ہوا ہے۔

مگر چونکہ ہر دو کتب ربوہ میں شائع ہوئی ہیں اور ان کتب کو قادیان لانے اور جماعتوں میں بھجوانے کے لئے کافی وقت درکار ہے اس لئے حضور ایدہ اللہ کی خدمت اقدس میں نظارت ہذا کی طرف سے درخواست کی گئی ہے کہ امتحان کی تاریخ بھارت کی جماعتوں کے لئے ۱۵ ستمبر مقرر فرمائی جائے حضور کا ارشاد موصول ہونے پر بعد میں شائع کر دیا جائے گا۔ فی الحال تاریخ امتحان وہی سمجھی جائے جس کا حضور کی طرف سے اعلان فرمایا جا چکا ہے۔

دوستوں کو آئندہ اعلان کا انتظار کئے بغیر اپنے ناموں سے فوری طور پر اطلاع دینی چاہیئے تاکہ امتحان دینے والوں کی تعداد کے مطابق کتب ربوہ سے منگوانے اور بھارت کی جماعتوں کو بھجوانے کا انتظام کیا جائے۔ جو پریذیڈنٹ صاحبان سے درخواست ہے کہ جلد از جلد امیدواروں کی فہرستیں نظارت ہذا کو ارسال کر کے ممنون فرمائیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اپنے اعلان کی موجودگی میں یہ وضاحت کرنیکی ضرورت نہیں ہے کہ جماعت کے موجودہ حالات میں یہ امتحان کس قدر مفید ہے ان امتحان میں شرکت سے ایک تو دوستوں کو موجودہ فتنہ منافقین کے متعلق معلومات حاصل ہونگی اور دوسرے حضور کے ارشاد کی تعمیل کر کے برکات حاصل ہونگی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

احمدی خواتین کی ذمہ واریاں

(خلاصہ تقریر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ)

گذشتہ دنوں جب تبلیغی وفد کالی کٹ (جنوبی ہند) پہنچا تو مورخہ ۲۴ ؍ ۳ ؍ ۵۶ کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ نے مقامی لجنہ اماء اللہ کی ممبرات سے ایک بصیرت افروز خطاب فرمایا جسے مکرم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب فاضل وکیل یادگیر نے مرتب کر کے بغرض اشاعت ارسال کیا ہے جسے افادۂ احباب کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

خدا تعالےٰ نے انسان کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے وہ قرآن میں کہتا ہے کہ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ کیا دنیا کے دوسرے لوگ بھی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ایسی ہماری زندگی ہو یا ہماری زندگی دوسری طرح کی ہو۔ دوسرے لوگ سمجھتے ہیں کہ ہماری زندگی کا مقصد کھانا۔ پینا۔ سونا دنیوی سمجھ رکھا ہے۔ کیا ہماری زندگی کا مقصد بھی یہی ہے۔ یا جس طرح دنیا کی دوسری عورتیں بڑھ چڑھ کر بناؤ سنگار کرتی اور اچھے اچھے کپڑے پہنا کرتی ہیں کیا احمدی عورت کی زندگی کا بھی یہی مقصد ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور مسیح موعود کی آمد کا مقصد یہ ہے کہ ہمارے اندر ایک تبدیلی پیدا ہو اور ہماری زندگی دنیا کے دوسرے لوگوں سے نمایاں ہو۔ دنیا میں کافر بھی زندگی گذارتا ہے اس طرح مومن بھی زندگی گذارتا ہے۔ پھر کافر اور مومن میں کیوں کر فرق کیا جائے۔

مومن اور کافر میں یہی فرق ہے کہ مومن دنیا کی چیزوں میں سے جو کچھ وہ حاصل کرتا ہے وہ صرف اس قسم کے گذارہ کے لئے لیتا ہے اس کا وہ مقصد نہیں ہوتا۔ برخلاف اس کے کافر دنیا سے سب کچھ لیتا ہے۔ اس کا مقصد یہی ہوتا ہے وہ دنیا ہی کو اپنی زندگی کا مقصد سمجھتا ہے۔ پس جو اپنی زندگی کے مقصد کو سمجھ لیتا ہے تو وہ خدا کی بھلائی اور دین کی خدمت میں زندگی گذارتا ہے اور اس کے اخلاق ملجمہ ہو جاتے ہیں۔ جس طرح صحابہؓ کی زندگیوں میں سے ہمیں ایسا نمونہ ملتا ہے جن کی زندگیوں کی تبدیلی کا موجب رسول اللہ صلعم کی تربیت کا سلسلہ تھی۔ حضرت رسول کریم صلعم کے زمانہ میں جہاں مردوں نے قربانیاں کیں وہاں عورتوں نے بھی بڑی بڑی قربانیاں کیں۔ جن کو پڑھ کر رشک آجاتا ہے۔ جب انسان کے اندر ایمان پیدا ہو جاتا ہے تو اس کے نزدیک صرف خدا اور خدا کا رسول محبوب ہو جاتا ہے باقی دنیا کی چیزیں حقیر نظر آتی ہیں۔

رسول اللہ صلعم ایک جنگ میں گئے۔ اور آپ کے دندان مبارک شہید ہو گئے۔ تماسی موقعہ پر ایک عورت نے جس قدر محبت اور غیر معمولی جرأت کا نمونہ دکھایا وہ تاریخ کا ناقابل فراموش واقعہ ہے پس کیا ہم اس صحابیہ کے نمونہ کی طرح اس امر کے لئے تیار ہیں کہ ہم خدا اور اس کے رسول کی محبت کے ویسا ہی نمونہ دکھائیں۔

اس وقت اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے پہلے کی طرح فدائیت چاہیئے۔ خدمت دین کا کام ہم سے قربانی چاہتا ہے۔ پس ہم کو اپنے نفس کا محاسبہ کرتے رہنا چاہیئے۔ کیا ہم لن تنالوا البر حتیٰ تنفقوا مما تحبون پر عمل کر رہے ہیں اگر ایسا ہے تو سمجھ لو کہ اسلام کی ترقی کا زمانہ قریب آگیا۔ دین اسلام کے تمام احکام پر عمل کرو جو ضروری ارکان ہیں ان پر عمل کرنے والے ہوں۔ نمازوں کی پابندی کریں عورتیں اس میں سست ہوتی ہیں۔ مال خرچ کرو جو خدا نے تمہیں دیا ہے۔ زکوٰۃ بھی ادا کرو۔ اور اپنے اموال کو اللہ کے راستے میں خرچ کرو۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ جماعت کی مستورات کے چندہ سے لنڈن اور ہالینڈ میں خدا کا گھر بنایا گیا اور یہ خدا کا فضل ہے۔ اس پر جس قدر بھی عورتیں فخر کریں کم ہے مگر ضرورت ہے کہ ہم اس قربانی کے سلسلہ کو جاری رکھیں۔ پس عورتوں کو چاہیئے کہ دینی ارکان کی بجا آوری کے ساتھ مالی قربانی کریں۔

(۲) تربیت اولاد کریں۔ جس سے اُن کی اولاد خادم دین ہو جائے۔ کیونکہ مرد گھر سے باہر رہنے کی وجہ سے پورا وقت نہیں دے سکتے عورت ہی اس کام کو انجام دے سکتی ہے پس عورت تربیت اولاد اچھے رنگ میں کر کے مردوں کے برابر ثواب کما سکتی ہے۔ وہ قربانی کرنے والی عورتیں بھی آپ ہی کی طرح تھیں دنیا کے بڑے لوگ وہی تھے جن کی ماؤں نے ان کے اندر بچپن میں ایسا مادہ پیدا کیا کہ وہ بڑے ہو کر بڑا کام کر گئے۔

پس اے احمدی عورت تجھے قربانی کرنی ہے دین کے لئے۔ تمہیں اپنی اولاد کی ایسی تربیت کرنی ہے کہ دنیا کی کوئی طاقت اس کو دین کی خدمت سے باز نہ رکھ سکے۔ اگر عورت دین میں مضبوط ہو جائے تو وہ شوہر کی بھی اصلاح کر سکتی ہے اور اپنی اولاد کی بھی اصلاح کر سکتی ہے۔ اور اپنے دیگر عزیزوں کی بھی۔ یہ زمانہ احمدیت کی ترقی کا ہے۔ اور یہ ہم سے قربانیوں کا مطالبہ کرتا ہے۔ دوسری قوموں کی عورتوں نے قوم کو آزاد کرنے کے لئے بڑی بڑی قربانیاں دی ہیں جیسے انگریز قوم وغیرہ تو پھر کتنی بڑی ذمہ داری قربانی دینے کی احمدی عورت پر ہے جسے دنیا کو شیطان کی غلامی سے آزاد کرنا ہے۔ پس میری احمدی بہنو اپنی ذمہ داری کو سمجھو اور اپنی اصلاح کی کوشش کرو اسلام کے تمام احکام پر عمل کرو اور اپنے خاوندوں اور اولادوں پر بھی نگرانی رکھو کہ تم دین کے پکے ہو۔

خطبہ جمعہ

روزے روحانی زہروں کو دور کرتے اور خدا تعالیٰ کو دیکھنے کی قابلیت پیدا کرتے ہیں

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ یکم جولائی ۱۹۴۹ء

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔
دوستوں کو معلوم ہے کہ یہ

رمضان کا مہینہ

ہے۔ اور قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ مہینہ اپنے ساتھ بہت سی برکتیں لے کر آتا ہے۔ دنیا میں انسان مختلف دنیوی کاموں میں ملوث رہتا ہے۔ اور یہ اشتغال اسے خدا تعالیٰ کی طرف سے ہٹا کر اپنی طرف مشغول رکھتے ہیں۔ ان دن بھر کے کاموں کا ازالہ پانچ وقت کی نمازیں کرتی ہیں۔ ایک انسان دو تین گھنٹہ تک مختلف دینی کاموں میں مشغول رہتا ہے۔ پھر نماز کا وقت آجاتا ہے۔ تو وہ خدا تعالیٰ کو یاد کر لیتا ہے۔ اور اس سے پچھلا

زنگ دور ہو جاتا ہے

پھر وہ دوبارہ اور کاموں میں مشغول ہو جاتا ہے اور پھر اس کے دل پر زنگ لگ جاتا ہے۔ اس کے بعد اسے دوسری نماز کا موقعہ ملتا ہے اس سے اس کا وہ زنگ بھی دور ہو جاتا ہے۔ غرض پانچوں نمازیں اس کے دن بھر کے زنگ کو دور کر دیتی ہیں۔ اسی طرح سال بھر کے جمع شدہ زنگ کو رمضان کا مہینہ دور کرتا ہے۔

دنیا میں

مختلف قسم کے زہر

ہوتے ہیں۔ بعض زہروں سے کچھ حصہ جسم سے خارج ہوتا ہے۔ اور کچھ حصہ جسم کے اندر باقی رہتا ہے وہ انسان کی صحت میں حارج نہیں ہوتا۔ لیکن آہستہ آہستہ اتنی مقدار میں جمع ہو جاتا ہے۔ کہ طبیب سمجھتا ہے کہ اس کا نکالنا ضروری ہے روزانہ نمازوں سے جو زہر دور ہوتے ہیں۔ وہ ایسے ہی ہیں جیسے انسان روزانہ کھانا کھاتا ہے یا پانی پیتا ہے تو ان کے مفید اجزاء خون کی شکل میں بدل جاتے ہیں۔ اور زہریلے مادے پسینہ اور پاخانہ کی شکل میں خارج ہوتے رہتے ہیں۔ اس طرح اس کی صحت برقرار رہتی ہے۔ یہ زہریلے مادے اگر خارج نہ ہوں تو ڈاکٹر ملین پسینہ آور پیشاب آور دوائیں دیتے ہیں۔ اور اس طرح وہ زہریلے مادے خارج ہیں۔ اسی طرح ان روحانی زہروں کو جو روزانہ پیدا ہوتے ہیں۔ اور روح کو گندہ کرتے رہتے ہیں۔ نمازیں باہر نکالتی رہتی ہیں۔ لیکن ان زہروں کا ایک حصہ ایسا بھی ہوتا ہے۔ جو مخفی رہتا ہے۔ اور جسم کے اندر آہستہ آہستہ جمع ہوتا رہتا ہے۔ اس کی مقدار بہت تھوڑی ہوتی ہے۔ لیکن ہوتے ہوتے وہ اتنی مقدار میں جمع ہو جاتا ہے۔ کہ

ہمارا روحانی طبیب

یعنی خدا تعالیٰ ضروری سمجھتا ہے کہ اسے نکال دیا جائے۔ غرض جیسے چند گھنٹوں کے زہر کو دور کرنے کے لئے دن بھر میں پانچ نمازیں رکھی گئی ہیں۔ اسی طرح سال بھر کے جمع شدہ زہروں کو دور کرنے کے لئے سال میں رمضان کا ایک مہینہ رکھا گیا ہے۔ جیسے پرانے زمانہ میں اطباء کا یہ طریق تھا۔ کہ وہ امراء کو سال میں ایک مہینہ صرف ماء الجبن دیتے تھے۔ اس کے بعد وہ یہ سمجھتے تھے۔ کہ سال بھر کے زہر نکل گئے۔ اور اب مریض ایک نئی زندگی سے کر کام کرے گا۔ اسی طرح خدا تعالیٰ نے ایک علاج روزانہ پیدا ہونے والے زہروں کے لئے رکھا ہے۔ اور ایک علاج سال بھر کے جمع شدہ زہروں کو دور کرنے کے لئے رکھا ہے۔ یعنی ان روحانی زہروں کو جو روزانہ پیدا ہوتے ہیں دور کرنے کے لئے دن بھر میں پانچ نمازیں رکھ دی ہیں۔ اور سال بھر کے جمع شدہ زہروں کو دور کرنے کے لئے رمضان کا مہینہ رکھا گیا ہے۔

دنیا میں انسان پر

ابتلاء آتے ہیں

وہ دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک ابتلاء وہ ہوتا ہے۔ جو بندہ اپنے لئے خود پیدا کر لیتا ہے۔ ان ابتلاؤں سے خدا تعالیٰ کی غرض انسان کو روحانی گندوں سے صاف کرنا ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ یہ دونوں قسم کے ابتلاء انسان پر آتے ہیں۔ ایک ابتلاء مومن اپنے لئے خود تلاش کرتا ہے۔ مثلاً سردیوں میں جب دوسرے لوگ سوئے رہے ہوتے ہیں۔ تو وہ نماز کے لئے اٹھتا ہے۔ ٹھنڈے پانی سے وضو کرتا ہے۔ بلکہ بعض دفعہ ٹھنڈے پانی سے غسل بھی کرنا پڑتا ہے۔ یہ بھی ایک قسم کا ابتلاء ہے جو مومن اپنے ہاتھ سے لاتا ہے۔ اور جب مومن اپنے ہاتھ سے ابتلاء لا رہا ہوتا ہے تو خدا تعالیٰ نے اپنا ابتلاء چھوڑ دیتا ہے۔ روزوں کے متعلق بھی خدا تعالیٰ نے

یہی اصول مقرر فرمایا ہے

بندہ جب خود ابتلاء لے آتا ہے۔ یعنی وہ اپنی کسی غلطی سے بیمار ہو جاتا ہے تو اس وقت خدا تعالیٰ اسے روزے معاف کر دیتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ بعد میں روزے رکھ لینا۔ لیکن ان حالات کے سوا سال بھر کے زہروں کو دور کرنے کے لئے رمضان میں روزے رکھنا ایک مومن کے لئے نہایت ضروری ہیں۔ کیونکہ اگر زہر زیادہ ہو جائیں۔ تو وہ اس کے لئے

ہلاکت کا موجب

ہوں گے۔ جو شخص سال بھر میں رمضان کے روزے نہ رکھے اور دوسرے سال کے روزے آجائیں۔ اس کے اندر دو سال کا زہر پیدا ہو جائے گا اور اگر وہ تین سال کے روزے نہ رکھے تو اس کے اندر تین سال کا زہر جمع ہو جائے گا جو اس کے لئے یقیناً مہلک ثابت ہوگا۔ اور اس کے اندر ایسی سختی اور نابینائی پیدا ہو جائے گی۔ کہ اگر خدا تعالیٰ بھی اس کے سامنے آئے تو وہ اسے نہیں پہچان سکے گا۔ جیسے کسی شخص کی آنکھیں ماری جائیں۔ تو وہ اپنے عزیزوں کو بھی خواہ وہ سامنے کھڑے ہوں نہیں پہچان سکتا

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں

کہ ہم روزے رکھ کر خدا تعالیٰ پر احسان کرتے ہیں۔ حالانکہ اس سے زیادہ بیوقوفی اور کوئی نہیں۔ جو شخص ڈاکٹر کے نسخہ گھولنے پر یہ خیال کرے۔ کہ اس نے نسخہ دے کر ڈاکٹر پر احسان کیا ہے۔ یا ڈاکٹر اسے جلاب دے۔ اور وہ خیال کرے کہ اس نے جلاب لے کر ڈاکٹر پر احسان کیا ہے۔ یا ... اسے کونین کھلائے۔ اور وہ خیال کرے۔ کہ اس نے کونین کھا کر ڈاکٹر پر احسان کیا ہے۔ اس سے زیادہ احمق اور کون ہوگا۔ علاج خواہ تلخ ہی کیوں نہ ہو۔ وہ بہرحال معالج کا مریض پر احسان ہے۔ اسی طرح نماز کے لئے خواہ ہمیں سردیوں میں خواہ ہمیں ٹھنڈے پانی سے وضو کرنا پڑے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کا ہم پر احسان ہے کیونکہ اس نے روحانی زہروں کو دور کر کے

خدا تعالیٰ کو دیکھنے کی قابلیت

پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح رمضان میں جب کوئی بھوکا رہتا ہے۔ تو وہ خدا تعالیٰ پر احسان نہیں کرتا۔ بلکہ یہ خدا تعالیٰ کا احسان ہوتا ہے کہ اس نے اسے روحانی گندوں کے دور کرنے کا موقعہ بہم پہنچایا گیا ڈاکٹر مریض کو بھوکا نہیں رکھتے جب کسی شخص کا جگر خراب ہو جاتا ہے یا معدہ اور انتڑیاں خراب ہو جاتی ہیں تو ڈاکٹر اسے آٹھ آٹھ دس دس دن کا فاقہ دیتے ہیں۔ لیکن کوئی شخص نہیں کہتا۔ کہ فاقہ دے کر ڈاکٹر نے مریض پر ظلم کیا ہے۔ بلکہ وہ ڈاکٹر کا احسان تسلیم کرتا ہے۔ کیونکہ فاقہ کے ذریعہ اس کی باقی زندگی بچ جاتی ہے۔ اگر اسے فاقہ نہ دیا جاتا۔ تو اس کی بیس بائیس سال کی باقی زندگی ختم ہو جاتی۔ اسی طرح

رمضان کے روزے

ایک انسان کی باقی روحانی زندگی کو قائم رکھنے کا ایک ذریعہ ہیں۔ اگر کوئی شخص ان فاقوں کو برداشت نہیں کرے گا۔ تو اس کی روحانیت مر جائے گی۔ اور اس کے نتائج ظاہر ہی ہیں۔ اس دنیا کی زندگی تو عارضی ہے۔ اصل اور دائمی زندگی اگلے جہان کی ہے۔ اگر وہ برباد ہو گئی۔ تو کیا فائدہ ؟ پس ہمیں

اس مہینہ کی قدر کرنی چاہیئے

اور ان دنوں کو صحیح طور پر استعمال کرنا چاہیئے جتنا ہم ان دنوں کو صحیح طور پر استعمال کریں گے۔ اتنے ہی ہمارے وہ زہر دور ہوں گے۔ جو اندر ہی اندر جمع ہو کر ہماری روحانی زندگی کو ختم کر دیتے ہیں۔

(الفضل ۱۱ ؍ ...)

نوٹ:- حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چونکہ ناسازیٔ طبع کی وجہ سے ۵ ؍ اپریل کو جمعہ کیلئے تشریف نہیں لا سکے اسلئے اس ہفتہ حضور کے ہی پرانے خطبات احباب کی خدمت میں پیش کئے جا رہے ہیں۔ یہ خطبات رمضان المبارک کی اہمیت اور اس کی برکات پر مشتمل ہیں حضور نے جولائی ۱۹۴۹ء میں "یارک ہاؤس کوئٹہ" میں ارشاد فرمائے تھے۔ جبکہ حضور تبدیلیٔ آب و ہوا کیلئے وہاں مقیم تھے یہ خطبات سلسلہ کے کسی اخبار و رسالہ میں شائع نہیں ہوئے تھے۔ (الفضل ... ۱۹۵۶ء)

خطبہ جمعہ

خدا تعالےٰ کا یہ وعدہ ہے کہ وہ رمضان المبارک میں مومنوں کی دعائیں زیادہ سنتا ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۸ر جولائی ۱۹۵۷ء

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

پچھلے جمعہ میں نے دوستوں کو توجہ دلائی تھی۔ کہ انہیں رمضان کے مہینہ سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اور جن کو خدا تعالےٰ نے توفیق دی ہے انہیں روزے رکھنے چاہئیں۔ روزے چھوڑنے نہیں چاہئیں رمضان کے مہینہ کی خصوصیتوں میں سے

ایک اہم خصوصیت

خدا تعالےٰ نے قبولیت دعا بیان فرمائی ہے۔ جو لوگ دعاؤں کے قائل ہیں وہ تو دعا کرتے ہی رہتے ہیں۔ لیکن ایسے لوگ بھی دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ ہوتے ہیں جو رسمی اور نسلی ایمان کی وجہ سے ایسا کرتے ہیں۔ چونکہ وہ اپنے بزرگوں سے سنتے چلے آتے ہیں۔ کہ دعائیں کرنی چاہئیں یا ان کے ماں باپ دعائیں کیا کرتے تھے۔ اس لئے وہ بھی دیکھا دیکھی دعائیں کرنے لگ جاتے ہیں۔ ایسی دعا کی حیثیت کھجلی سے زیادہ نہیں ہوتی۔ جس طرح خارش ہوتی ہے۔ اور انسان کھجلانے لگ جاتا ہے اس کے سامنے کوئی مقصد نہیں ہوتا۔ یونہی ایک اندرونی مجبوری پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اسے خراش محسوس ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے اسے کھجلانے کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح

رسمی اور نسلی ایمان

والوں کا حال ہوتا ہے۔ چونکہ انہوں نے اپنے ماں باپ اور دوسرے بزرگوں کو دعائیں کرتے دیکھا ہوتا ہے۔ اس لئے وہ بھی دیکھا دیکھی دعا کرنے لگ جاتے ہیں۔ نہ وہ یہ جانتے ہیں۔ کہ دعا کیا ہے۔ اور نہ ہی انہیں قبولیت دعا پر یقین ہوتا ہے۔ اور اگر کوئی ایسا شخص قبولیت دعا پر یقین بھی رکھتا ہے تو اس کا ایمان محض جھلا رکا سا ہوتا ہے۔ اور اس پر ذرا سی جرح یا اعتراض بھی کیا جائے۔ تو وہ فوراً کہہ دیتا ہے کہ یہ میری غلطی تھی

دوسری قسم کے لوگ

وہ ہوتے ہیں جو سمجھ بوجھ کر دعا کرتے ہیں۔ اور یہ جانتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ دعاؤں کو قبول کیا کرتا ہے۔ لیکن انہیں یہ علم نہیں ہوتا کہ دعا چند شرائط کے ساتھ قبول ہوتی ہے۔ نہ ہر دعا قبول ہوتی ہے اور نہ ہر امر کے لئے دعا قبول ہوتی ہے۔ دعا صرف انہی امور کے متعلق قبول ہوتی ہے۔ جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے پہلے بیان فرما دیا ہے کہ وہ دعا کی حد میں آتے ہیں۔ اور جو امور دعا کی حد سے باہر ہوتے ہیں ان کے متعلق دعا کرنے سے کچھ اثر نہیں ہوتا۔ دعا کے متعلق ایک پنجابی بزرگ نے کہا ہے۔ کہ

جو منگے سو مر رہے مرے سو منگن جائے

یعنی

دعا کرنا موت کے برابر ہے

جب تک کوئی انسان دعا میں موت قبول نہیں کرتا۔ اس کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ بہت سے لوگوں کی دعا ایسی ہی ہوتی ہے۔ جیسے ہم بچپن میں آنکھ مچولی کھیلا کرتے تھے۔ ایک لڑکے کی آنکھیں کپڑے سے باندھ دی جاتی تھیں۔ اور جب وہ دوسروں کی تلاش میں جاتا تھا۔ تو جو اسے ہاتھ لگا دیتا تھا۔ یہ سمجھا جاتا تھا۔ کہ وہ بچ گیا ہے۔ یا اور زیادہ چھوٹی عمر کے بچے بجائے ہاتھ لگانے کے کھو کھو کیا کرتے تھے۔ اسی طرح بہت سے دعا کرنے والے خدا تعالیٰ کی درگاہ میں ٹھوکر کر آ جاتے ہیں۔ اور سمجھ لیتے ہیں کہ ان کی دعا قبول ہو گئی۔ حالانکہ قبولیت دعا کے لئے ضروری ہے۔ کہ دعا کرنے والے کو

قبولیت دعا پر یقین

اور وہ یہ ایمان رکھتا ہو۔ کہ خدا تعالےٰ اس کی دعا سنے گا۔ اور پھر وہ انہی امور کے متعلق دعا کرے۔ جو خدا تعالےٰ نے پہلے سے بیان فرما دیئے ہیں۔ کہ ان کے متعلق دعا سنی جائے گی۔ دوسرے دعا اس طریق پر کی جائے جو خدا تعالےٰ نے مقرر فرمایا ہے۔ تیسرے دعا کرنے والے کو صرف قبولیت دعا پر ہی یقین نہ ہو۔ بلکہ نیعمان الٰہی پا تنا یقین ہو کہ وہ سمجھتا ہو کہ خدا تعالےٰ اسے کبھی بھی خالی ہاتھ واپس نہیں کرے گا۔ بے شک ایک شخص کو تو یہ یقین ہو سکتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعائیں سنا کرتا تھا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی دعائیں سنا کرتا تھا۔ یا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعائیں سنا کرتا تھا۔ مگر اتنا یقین اسے

قبولیت دعا کا حقدار

نہیں بنا دیتا۔ قبولیت کا حقدار وہ اسی وقت ہوگا۔ جب اسے اپنے متعلق بھی یقین ہو۔ کہ خدا تعالےٰ اس کی دعاؤں کو سنے گا اور یہ یقین تبھی پیدا ہو سکتا ہے۔ جب اس کا خدا تعالےٰ سے صرف دعائی تعلق نہ ہو بلکہ محبت کا تعلق ہو۔ اور وہ محسوس کرتا ہو۔ کہ وہ خدا تعالےٰ سے پیار رکھتا ہے۔ جب وہ یہ محسوس کرے گا۔ کہ وہ

خدا تعالےٰ سے محبت

کرتا ہے۔ تو یہ ہو نہیں سکتا۔ کہ خدا تعالےٰ اس سے محبت نہ کرے۔ دماغی طور پر محبت کا تعلق تو اپنے افسر سے بھی ہو سکتا ہے۔ اپنے محکمہ سے بھی ہو سکتا ہے اپنی گورنمنٹ سے بھی ہو سکتا ہے۔ اپنے محلہ والوں سے بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن ان کے ذکر پر انسان کے اندر رقت پیدا نہیں ہوتی اس کے اندر ان کے ملنے کی رغبت پیدا نہیں ہوتی۔ اس کے قلب میں رقت پیدا نہیں ہوتی۔ لیکن وہی شخص جب اپنی بیوی کا خیال کرتا ہے یا اپنی بہن کا خیال کرتا ہے۔ تو اس کے جذبات ویسے نہیں ہوتے۔ جیسا کہ بازار والوں یا محلہ والوں کا خیال کرنے پر ہوتے ہیں۔ مثلاً جب وہ سوچتا ہے۔ کہ فلاں دکان پر مٹھائی اچھی ہوتی ہے یا فلاں پر سیب اچھے ہوتے ہیں۔ تو وہ اس کے اندر وہ جذبات پیدا نہیں ہوتے۔ جو اس وقت پیدا ہوتے ہیں۔ جب اسے کوئی شخص یہ پیغام دیتا ہے۔ کہ رستہ میں اسے اس کی ماں ملی تھی۔ اور وہ اسے السلام علیکم کہتی تھی یا اس کی بیٹی آئی تھی۔ اور کہتی تھی میرے ابا جان کو میرا سلام کہہ دینا۔ وہ جذبات اور ہوتے ہیں۔ اور یہ جذبات اور ہوتے ہیں۔ دونوں میں

زمین و آسمان کا فرق

ہوتا ہے۔ حلوائی کا خیال کر کے منہ میں سے رونا آتا ہے۔ اور نہ اسے ہنسی آتی ہے۔ لیکن ماں یا بیٹی یا بیوی کا خیال آنے پر اس کے اندر صرف محبت کے جذبات ہی پیدا نہیں ہوتے بلکہ بعض دفعہ رقت کی وجہ سے وہ بول بھی نہیں سکتا۔ مثلاً اگر وہ یہ خبر سنے کہ اس کی ماں یا بیٹی یا بیوی موت کے قریب ہے اور وہ اسے سلام کہتی ہے تو وہ رقت کی وجہ سے رو پڑے گا۔ پس دعا کرنے والے کے اندر خدا تعالےٰ کے متعلق جب محبت کے جذبات پیدا ہوں۔ تبھی وہ اس کی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے۔ اور اگر اس کے اندر

محبت کے جذبات

پیدا نہیں ہوتے۔ تو وہ یہ یقین بھی نہیں کر سکتا۔ کہ خدا تعالےٰ اس کی دعاؤں کو سنے گا۔ اور اس کی مدد کو پہنچے گا۔ بچوں کو دیکھ لو۔ انہیں بہتیرا کہو کہ میں تمہاری ماؤں سے پٹواؤں گا۔ تو وہ یہی کہتے چلے جائیں گے۔ کہ وہ ہمیں نہیں مارے گی۔ آخر اس کی کیا وجہ ہے۔ اس کی یہی وجہ ہے۔ کہ بچہ اپنی ماں کے متعلق محبت کے جذبات رکھتا ہے خواہ وہ مار کے قابل ہی ہو۔ تب بھی وہ یقین رکھتا ہے۔ کہ وہ اسے نہیں مارے گی اسی طرح اگر تمہیں اللہ تعالےٰ سے اتنی محبت ہو جاتی ہے۔ کہ تم یقین رکھتے ہو۔ کہ اگر تم سزا کے بھی قابل ہو۔ تو وہ تمہیں سزا نہیں دے گا۔ بلکہ تم سے پیار کرے گا۔ تو یہی وہ مقام ہے۔ جہاں سے قبولیت دعا شروع ہوتی ہے۔

خدا تعالےٰ نے

رمضان کے متعلق

وعدہ فرمایا ہے کہ وہ اس مہینہ میں مومنوں کی دعائیں زیادہ سنتا ہے۔ مگر وہ سنتا انہی شرطوں کے ساتھ جو اس نے پہلے سے بیان فرما دی ہیں۔ یعنی انسان کو قبولیت دعا اور خدا تعالےٰ کی قدرتوں پر یقین ہو۔ اور دعا انہی امور کے متعلق کی جائے۔ جو دعا کی حد میں آتے ہیں۔ اور دعا اتنی کی جائے جتنی شرائط کے مطابق ہو۔ پھر ساتھ ہی دعا کرنے والے کو خدا تعالےٰ سے محبت ہو۔ اور وہ یہ یقین رکھتا ہو کہ خدا تعالیٰ صرف حضرت موسیٰ علیہ السلام یا حضرت عیسےٰ علیہ السلام یا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہی خدا نہیں تھا۔ بلکہ میرا بھی خدا ہے۔ یہی وہ جذبہ تھا۔ جس کے ماتحت

حضرت احمدؒ صاحب سرہندی

نے یہ کہہ دیا تھا۔ کہ سه

پنجہ در پنجۂ خدا دارم
من چہ پروائے مصطفیٰ دارم

اس سے آپ کی یہی مراد تھی۔ کہ خدا تعالیٰ سے میرا ذاتی تعلق ہے۔ اور وہ براہِ راست مجھ سے پیار کرتا ہے۔ جیسے ایک عورت خاوند سے بھی محبت کرتی ہے۔ اور اپنے بیٹے سے بھی محبت کرتی ہے۔ مگر ماں کی محبت میں بیٹا باپ کا محتاج نہیں ہوتا۔ اسے اپنی ماں سے براہِ راست تعلق ہوتا ہے۔ اور ماں بھی اپنے خاوند کا خیال کئے بغیر اس سے محبت کرتی ہے۔ گویا جب وہ خاوند کا خیال کرے گی۔ اس سے بھی محبت کرے گی۔ اور جب بیٹے کا خیال کرے گی۔ اس سے بھی محبت کرے گی

اولیاء اللہ نے لکھا ہے

کہ ایک وقت ایسا آتا ہے جب مرید اپنے پیر سے آزاد ہو جاتا ہے۔ اس سے یہ مراد نہیں۔ کہ تابع اپنے متبوع سے آزاد ہو جاتا ہے۔ بلکہ اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ انسان محبت کرتے کرتے ایک ایسے مقام پر پہونچ جاتا ہے کہ اس کا خدا تعالےٰ سے براہِ راست تعلق ہو جاتا ہے۔ وہ ہوتا اپنے پیر اور متبوع کے ماتحت ہی ہے۔ اور وہ ان کا فرمانبردار ہوتا ہے۔ کیونکہ اگر وہ ان کی نافرمانی کرے گا۔ تو خدا تعالےٰ اسے اپنی درگاہ سے باہر نکال دے گا۔ لیکن خدا تعالےٰ اس سے بھی براہِ راست محبت کے تعلقات رکھتا ہے۔ یہی وہ مقام ہوتا ہے۔ جو

قبولیت دعا

کو یقینی بنا دیتا ہے۔

ہماری جماعت نے خدا تعالےٰ کے جو نشانات دیکھے ہیں۔ اور جو سامان قبولیت دعا کے اسے میسر ہیں۔ وہ دوسروں کو نصیب نہیں۔ ایک احمدی جس نے سلسلہ کے لٹریچر کا معمولی مطالعہ بھی کیا ہو وہ قبولیت دعا کے متعلق وہ کچھ جانتا ہے جو دوسرے مسلمانوں میں سے ایک بڑا عالم بھی نہیں جانتا۔ پس خدا تعالےٰ نے ہمیں سامان بہم پہنچا دیئے ہیں۔ مگر ان سے فائدہ اٹھانا ہر شخص کا اپنا کام ہے۔ دوستوں کو چاہیئے۔ کہ وہ

رمضان کی برکات

سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔ احمدیت کی ترقی کے لئے دعائیں کریں۔ اپنے روحانی درجات کی بلندی کے لئے دعائیں کریں۔ سلسلہ کا کام کرنے والوں کے لئے دعائیں کریں۔ کہ خدا تعالےٰ ان کے اندر نیکی اور تقوےٰ پیدا کرے۔ اور جو غفلت اور سستی ان کے اندر پائی جاتی ہے

وہ دور کرے۔ پھر ہمیں یہ بھی

دعائیں کرنی چاہئیں

کہ خدا تعالیٰ لوگوں کے دلوں کو کھولے اور وہ احمدیت کو قبول کریں۔ غرض ہمیں ان تمام امور کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں جن کے ساتھ ہماری جماعت کی ترقی وابستہ ہے۔ تاکہ جب یہ دن گزر جائیں۔ تو ہمارا مقام پہلے سے زیادہ بلند ہو (الفضل ۲۰/۴)

کالیکٹ میں آل کیرالہ احمدیہ کانفرنس کا انعقاد

اور

تبلیغی وفد جنوبی ہند کی شرکت

(از مکرم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب فاضل وکیل یادگیر)

۱۵ر مارچ کی صبح ۸½ بجے ناشتہ کرکے تبلیغی وفد حضرت صاحبزادہ صاحب کی معیت میں کرونا گاپلی سے ۸۰ میل کا فاصلہ طے کرکے کوچین ہاربر میں پہونچا۔ اس سفر کے لئے جناب محی الدین صاحب صدر کرونا گاپلی نے اپنی کار ہمیں دیدی تھی۔ اور ۲ کاریں اور بھی ہمارے ساتھ کوچین ہاربر اسٹیشن تک پہونچانے کے لئے آئیں۔ جس میں کرونا گاپلی کی جماعت کے صدر اور مقامی مبلغ اور دوسرے احباب بھی ساتھ تھے۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے کہ جماعت کرونا گاپلی نے بہت اخلاص کا نمونہ دکھایا۔ خصوصاً صدر صاحب کرونا گاپلی نے جنہوں نے جلسہ کے انتظامات و ضیافت کے کثیر اخراجات برداشت کئے۔ اور تبلیغی وفد کے ساتھ ساری جماعت نے بےحد اخلاص کا نمونہ دکھایا

کوچین ہاربر ایک مشہور بندر ہے۔ جہاں سے قریب ایرناکلم سٹیشن ہے۔ ہمیں دوپہر کے کھانے کے لئے ہوٹل میں جانا پڑا۔ نمازیں بھی ہم نے ظہر و عصر کی وہیں پڑھیں راستہ میں ایلپی مقام میں بھی ہم چائے نوشی کے لئے ٹھہرے تھے یہاں بھی تبلیغ کا موقعہ ملا۔ لوگوں نے حضرت صاحبزادہ صاحب سے ملاقات کی اور ہمارے ساتھیوں سے باتیں پوچھتے رہے۔

وہاں سے ہم ۷½ بجے ایکسپریس کے ذریعہ کالیکٹ ۴½ بجے رات پہونچے۔ کالیکٹ میں تمام احباب جو مختلف جماعتوں سے آئے ہوئے تھے رات بھر جاگتے رہے۔ اسٹیشن پر حضرت صاحبزادہ صاحب کے استقبال کے لئے آئے۔ صاحبزادہ صاحب اور ممبران کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے۔ نعرہ ہائے تکبیر۔ احمدیت زندہ باد۔ اسلام زندہ باد کے نعرے لگائے۔ اھلاً و سہلاً و مرحبا کہا۔ اس کی قیادت مولوی ابوالوفار صاحب سیکرٹری آل احمدیہ کانفرنس کر رہے تھے

پھر ہم کو ۲ کاروں میں بٹھا کر علی کویا صاحب کے مکان میں جو ساحل سمندر پر ہے ٹھہرایا گیا۔

چوتھی آل کیرالہ احمدیہ کانفرنس

پہلا اجلاس

مورخہ ۱۶ر مارچ ۱۹۵۷ء بوقت ۵ بجے شام بمقام جوبلی ٹاؤن ہال کالیکٹ چوتھی آل کیرالہ احمدیہ کانفرنس کا پہلا اجلاس زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب شروع ہوا۔

اللہ تعالےٰ کے عجیب افضال ہیں کہ اس علاقہ میں جماعت احمدیہ کی مخالفت ہندوستان میں سب صوبوں سے زیادہ ہے اور احمدیت کی ترقی بھی اس کے مقابل پر ایسی ہی ہے۔ جماعت احمدیہ نے اس سے قبل آل کیرالہ احمدیہ کانفرنس کرینگا ڈی وغیرہ مختلف جگہوں پر منعقد کیا ہے۔ اور خدا کے فضل سے پہلی ساری کانفرنسیں بھی کامیاب ہوئیں اور اس مرتبہ بھی خدا نے اس کو اس طرح کامیاب فرمایا کہ ایک طرف حضرت صاحبزادہ صاحب مع تبلیغی وفد (۱) مولوی محمد سلیم صاحب مبلغ سلسلہ (۲) محمد کریم اللہ صاحب نوجوان مدراس (۳) محمد اسمٰعیل فاضل وکیل یادگیر کے ہمراہ یہاں تشریف لائے دوسری طرف تمام علاقہ کی جماعتوں کو اپنی اپنی جگہ علیحدہ جلسہ کرنے کے باوجود جہاں حضرت صاحبزادہ صاحب تشریف لے جا سکے۔ اُن کے اکثر افراد اس کانفرنس میں شرکت کے لئے دور دور مقامات سے بصرفہ زر کثیر کالی کٹ آئے۔ وہ جماعتیں جو کانفرنس میں شریک ہوئیں اُن کے نام حسب ذیل ہیں۔

کوڈالی۔ پینگاڈی۔ پنجیشر۔ منگلور۔ کنانور۔ مدراس۔

تیسری طرف جلسہ میں حاضرین اس کثرت سے شریک ہوئے کہ تمام ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ اس کے علاوہ بازاروں میں سڑکوں پر سامعین کا اژدھام تھا

چوتھی طرف اس علاقہ کے مشہور و معروف محنتی مبلغ مولوی محمد عبد اللہ صاحب مالاباری باوجود بیمار ہونے کے جوانوں کی طرح دن رات ان تھک کوشش کرتے ہیں اور جنکی کوششوں کا یہ ثمرہ حسنہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اُن کو ایسی جماعتیں عطا کی ہیں جو اُن کی ساتھ جماعتی ترقی کے لئے ہمیشہ کوشاں رہتے ہیں اللہ تعالےٰ مولوی صاحب کی عمر و اقبال میں ترقی عطا کرے اور اُن پر اُن کی اولاد پر فضل فرمائے۔ آمین) اور اُن کے ماتحت مبلغین اور اُن کے داماد مولوی ابوالوفار صاحب و جماعت کے صدر و محترمین اور خدام الاحمدیہ کے نوجوانوں پر بھی جنہوں نے اس کو کامیاب کرنے کی انتھک کوشش کی۔

جلسہ کی کارروائی جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی اس کے بعد پیغامات سنائے گئے جن میں سے ایک پیغام تو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے بصورت تار موصول ہوا تھا اور دوسرا محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے نیویارک سے بصورت خط ارسال فرمایا تھا۔ یہ دونوں پیغامات جناب علی کویا صاحب نے سنائے۔ بعدہ مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب فاضل مبلغ انچارج علاقہ مالابار نے افتتاحی تقریر فرمائی۔ اور مکرم مولوی ابوالوفار صاحب نے استقبالیہ تقریر کرتے ہوئے حاضرین سے صدر جلسہ اور ممبران تبلیغی وفد کا تعارف کرایا۔ مکرم ابن حامد صاحب آف کنانور نے انگریزی زبان میں ایڈریس پڑھا جس کا ترجمہ ملیالم زبان میں چھپا کر تقسیم بھی کیا گیا۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے جماعتوں کا شکریہ ادا کیا اور ایک موثر اور مناسب حال تقریر فرمائی جو علیحدہ شائع کی جائے گی۔

آل کیرالہ احمدیہ کانفرنس کا دوسرا اجلاس

کالیکٹ کے ٹاؤن ہال میں آج بتاریخ ۱۷ر مارچ ۱۹۵۷ء بوقت ۴½ بجے شام زیر صدارت حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کانفرنس کا دوسرا اجلاس شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد سب سے پہلی تقریر خاکسار محمد اسمٰعیل وکیل یادگیر کی "جماعت احمدیہ کے بین الاقوامی حیثیت" پر ہوئی۔ جس میں تفصیل سے بتایا گیا کہ کس طرح اس جماعت کے عقائد نے دیکھتے دیکھتے دنیا پر غلبہ پا لیا۔ اور عقائد کے میدان میں مخالفین کو دلائل سے قائل کیا اور تبلیغ اور جماعت احمدیہ کے کاموں نے مذہبی دنیا میں ایک تبدیلی پیدا کی۔

اس تقریر کے ساتھ ساتھ ترجمہ مولوی ابوالوفار صاحب مبلغ مقامی کرتے رہے۔ اس کے بعد محمد کریم اللہ صاحب ایڈیٹر آزاد نوجوان نے انگریزی زبان میں "احمدیت کی حقیقت" پر تقریر کی۔ جس میں احمدیت پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی۔ اس کا ترجمہ مولوی عبد الرحیم صاحب کنانور نے کیا۔ اس کے بعد جناب مولوی عبد اللہ صاحب مالاباری فاضل نے صداقت احمدیت پر ملیالم زبان میں تقریر کی۔ جن کی تقریر کو اس علاقہ میں بےحد پسند کیا جاتا ہے۔ اور ہمارے دیکھنے میں بھی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تقریر کیا ہے ایک زور کے والا سیلاب ہے۔ اللہ تعالےٰ آپ کی عمر و اقبال میں ترقی کرے۔

اس طرح ہستی باری تعالیٰ۔ وفات مسیح۔ اجرائے نبوت۔ ضرورتِ مذہب و دیگر مسائل کا حل آج کی تقریروں کا خلاصہ تھا۔

یہ اجلاس ۴½ سے ۸ بجے شب تک جاری رہا۔ خدا کے فضل سے حاضری نہایت کافی تھی۔ تمام ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ اور ہال کے باہر اور سڑکوں پر کثرت سے لوگ جلسہ کو سنتے ہوئے کھڑے تھے۔ حاضرین میں اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقہ۔ تاجر۔ معززین شہر۔ ہندو مسلم سب موجود تھے۔ اور جلسہ کے آخر تک یہی حاضری رہی۔

سب سے آخر میں مختصر سی صدارتی تقریر کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب نے اختتام جلسہ کا اعلان فرمایا۔ اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا گیا اور دعا پر جلسہ برخواست ہوا۔

آل کیرالہ جماعتوں کا مشترکہ تربیتی اجلاس

آج ۱۷؍مارچ ۱۹۵۷ء ۶½ بجے جماعت احمدیہ کالی کٹ نے علی کویا صاحب کے مکان کے سامنے والے میدان میں تبلیغی گروپ کا معہ جماعت کالیکٹ فوٹو لیا گیا۔ اس کے بعد ناشتہ ہوا۔

اس کے بعد ویسٹ ہلک اسٹریٹ انجمن احمدیہ میں حضرت صاحبزادہ صاحب کی صدارت میں تربیتی جلسہ ہوا جس میں حضرت صاحبزادہ صاحب نے مرکزی چندوں کی ادائیگی۔ مرکز کی اہمیت۔ برکاتِ خلافت۔ اہمیت خلافت۔ وابستگی خلافت۔ چندہ تحریک جدید۔ چندہ نشر اشاعت اسلام۔ نظام وصیت کے مطابق موصیوں میں اضافہ کئے جانے۔ تربیت اولاد۔ تبلیغ پر تفصیلی اور انتہائی مؤثر اور جاذب تقریر فرمائی۔ جس کا ترجمہ مولوی ابوالوفا صاحب فرماتے رہے۔ یہ اجلاس ۱۲ بجے تک جاری رہا۔

حضرت صاحبزادہ صاحب کی تقریر کے بعد ایک ریزولیوشن مولوی عبد اللہ صاحب مالاباری نے پیش فرمایا۔ جو آل کیرالہ احمدیہ کانفرنس کی طرف سے پیش کیا گیا تھا۔ جو خلافت سے غیر مشروط وفاداری کا تھا وہ متفقہ طور پر پاس کیا گیا۔

آخر میں اس عاجز نے (محمد اسمٰعیل وکیل) اجتماعی صدقہ کی اس موقعہ پر تحریک کی۔ اس غرض کے اظہار سے کہ خدا کے کام خدا کے فضلوں سے کامیاب ہوتے ہیں۔ ہمارا یہ دورہ اسی کی رضا کے حصول کیلئے ہے۔ جس علاقہ پر ہمارا دورہ ختم ہوگا۔ اس کے خاتمہ بالخیر کے لئے ہر فرد کم از کم ایک پیسہ صدقہ میں دے۔ خدا کے فضل سے ۔/۳۸ روپیہ جمع ہوئے۔ جس کے بکرے خرید کر کل انشاء اللہ ذبح کئے جائیں گے۔

تمام قارئین بدر سے درخواست ہے کہ وہ ہم سب کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب سے راضی ہو جائے۔

محمد اسمٰعیل وکیل یادگیر ممبر تبلیغی وفد

لجنہ اماء اللہ کالی کٹ کا جلسہ

آج بتاریخ ۱۷؍مارچ ۱۹۵۷ء بوقت ۱۲½ بجے دن تا ۲ بجے دن لجنہ اماء اللہ کا جلسہ مکان علی کویا صاحب واقع ساحل سمندر منعقد ہوا۔ سب سے پہلی تقریر حضرت صاحبزادہ صاحب کی ہوئی۔ جس میں مستورات کو اُن کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

اس کے بعد محمد اسمٰعیل فاضل وکیل یادگیر اور اس کے بعد محمد کریم اللہ صاحب نوجوان صاحب اور اس کے بعد مولوی محمد سلیم صاحب فاضل کی تقریریں ہوئیں۔ جن کا خلاصہ یہ ہے کہ عورتیں اپنے مقام کو پہچانیں۔ دین کے لئے قربانی کریں۔ صحابیات کے اسوہ حسنہ کی طرف نظر رکھیں۔ احمدیت کی ترقی کی فکر کریں۔ ان سب کا ترجمہ محمد حنیف صاحب نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے اچھے اثرات مرتب فرمائے۔ آمین۔

کانفرنس کا پریس میں ذکر

علاقہ کیرالہ کے مشہور اخبار ماتر بھومی کالیکٹ مجریہ ۲۰؍مارچ ۱۹۵۷ء میں اس کانفرنس کے بارہ میں بعنوان "احمدی مسلمانوں کا اجتماع" "دو روزہ جلسے کی کارگذاری" کی جو رپورٹ شائع ہوئی ہے اس کا ترجمہ ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے:-

کوزی کوڈ (کالیکٹ) ۱۸؍مارچ۔ آل کیرالہ احمدیہ کانفرنس کا چوتھا اجتماع کالیکٹ ٹاؤن ہال میں ۱۶ اور ۱۷؍مارچ ۱۹۵۷ء کو منعقد ہوا۔ بانی جماعت احمدیہ کے پوتے اور موجودہ امام جماعت احمدیہ (حضرت) مرزا بشیر الدین محمود احمد کے صاحبزادہ مرزا وسیم احمد (صاحب) (مشرقی پنجاب) نے ۱۶؍مارچ ۱۹۵۷ء کے جلسہ کی صدارت فرمائی۔ صدر صاحب کی خدمت میں آل کیرالہ احمدی مسلمانوں کی طرف ایک سپاسنامہ پیش کیا گیا۔ جس کے جواب میں جناب مرزا وسیم احمد (صاحب) نے جو تقریر فرمائی اس میں سپاسنامہ پیش کرنے کا شکریہ ادا کیا۔ اور جماعت احمدیہ کی غرض و غایت بیان کی۔ اور اس کے حصول کی کوشش کرنے کی تلقین کی۔ تقریر کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت عوام الناس کی یہ حالت تھی۔ کہ وہ جاہل اور جانوروں کی طرح تھے مگر حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُن کی اچھی تربیت کر کے اُن کو عالم با اخلاق اور باخدا انسان بنا دیا۔ احمدیت کی غرض و غایت تجدید اسلام ہے۔ رواداری۔ امانت۔ سچ بولنا۔ اخوت وغیرہ جیسے اسلام کے اخلاقی قوانین کی آجکل ایسی پابندی نہیں کی جاتی جس طرح اسکی پابندی کی جانی چاہیے۔ یہ اخلاقی گراوٹ ایک بہت بڑی مصیبت بنی ہوئی ہے اس کو بدلنا ضروری اور لابدی ہے ہماری غرض و غایت صحیح اسلامی تعلیم کو قائم کرنا ہے اگر یہ ذمہ داری نباہی گئی۔ تو ایک امن کی فضا قائم ہو جائیگی۔ اس غرض و غایت کو پورا کرنے کے لئے سب کا مل تعاون ضروری ہے۔

انٹرنیشنل کورٹ کے جج چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے نیویارک سے اس اجتماع کیلئے جو پیغام بھجوایا ہے وہ اس میں پڑھ کر سنایا گیا۔ اور سلسلہ احمدیہ کے موجودہ روحانی لیڈر (حضرت) مرزا بشیر الدین محمود احمد (صاحب) کا پیغام بھی سنایا گیا جو آپ نے پاکستان سے بھجوایا تھا۔

پیغام کا خلاصہ یہ تھا کہ ہندوستان میں سب سے پہلے مسلمان مالا بار میں آباد ہوئے اس لئے آپ لوگوں کو چاہیئے کہ آپ کبھی بھی ہمت نہ ہاریں اور ایک دفعہ پھر اپنے ملک میں اسلام کا جھنڈا لہرا دیں۔

مسٹر محمد کریم اللہ ایڈیٹر "آزاد نوجوان" اور (مولوی) محمد سلیم (صاحب) (فاضل مبلغ کلکتہ) نے علی الترتیب انگلش اور اردو میں ایک ایک تقریر کی۔ ۱۷؍مارچ کے اجتماع میں مولوی عبد اللہ (صاحب) ایچ۔ اے احمدیہ مشنری نے بھی صدارت کی۔ مسٹر محمد کریم اللہ (صاحب) مولوی محمد اسمٰعیل (فاضل ۲۲ وکیل ہائیکورٹ یادگیر اور (حضرت صاحبزادہ) مرزا وسیم احمد صاحب نے تقریریں کیں۔ لوگ کثیر تعداد میں اس اجتماع میں شامل ہوئے۔" (روزانہ اخبار ماتر بھومی ۲۰؍مارچ ۱۹۵۷ء)

مالی سال ختم ہو رہا ہے

چونکہ بجٹ سال رواں مورخہ ۳۰؍اپریل کو ختم ہو رہا ہے اس لئے جملہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ چندہ جات کی جو رقوم وصول ہو چکی ہوں وہ فوری طور پر مرکز میں بھجوا کر ممنون فرما دیں۔ تاکہ ۳۰؍اپریل سے پہلے پہلے داخل خزانہ ہو کر موجودہ مالی سال میں محسوب ہو سکیں۔ نیز جو رقوم بعد میں وصول ہوں ان کو ساتھ کے ساتھ ہی بھجوایا جانا ہے۔ مزید وصولی کی توقع پر اکٹھی رقم بھجوانے کا انتظار نہ کیا جائے۔

پیشتر ازیں جماعتوں کے بقایا دار احباب کو انفرادی طور پر بھی توجہ دلائی جا چکی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ عہدہ داران مال خاص کوشش اور جد وجہد کر کے زیادہ سے زیادہ بقایا کی وصولی کی کوشش کریں اور انفرادی طور پر ایک ایک بقایا دار کے پاس پہونچ کر وصولی کا انتظام کیا جائے

ناظر بیت المال قادیان

قرآن کریم و دیباچہ انگریزی

احباب جماعت ہائے ہند کی سہولت کے لئے نظارت ہذا نے انگریزی قرآن کریم اور دیباچہ قرآن کریم انگریزی کافی تعداد میں منگوا لئے ہیں۔ قرآن کریم کا ہدیہ /15 روپیہ اور دیباچہ کی قیمت چھ روپیہ ہے۔ محصولڈاک اس کے علاوہ ہوگا۔ ضرورت مند احباب مندرجہ پتہ پر تحریر فرمائیں

ناظر دعوت وتبلیغ قادیان

درخواست ہائے دعا

۱۔ ہماری جماعت کے پریذیڈنٹ جذب کا لے خان صاحب لمبا عرصہ ذیابیطس سخت علیل ہیں ڈاکٹری معائنہ سے معلوم ہوا کہ انکے پیشاب میں شکر بھی آتی ہے شروع سے انکے دماغ میں کچھ نقص ہے مگر اس بیماری کے باعث اس نقص میں اضافہ ہو گیا ہے جس کے باعث وہ اکثر ناگفتنی باتوں اور ناکردنی کاموں کے مرتکب ہو جاتے ہیں جس سے جماعت کی سبکی ہوتی ہے جملہ برادران و بزرگان سلسلہ سے عاجزانہ التماس ہے کہ ان مبارک ایام میں دعا فرمائیں کہ خداوند کریم اپنے فضل خاص سے انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے اور انکی عمر دراز کرے۔ آمین۔

۲۔ ایک احمدی بیوہ عورت کا صرف ایک ہی لڑکا ہے مگر وہ بدقسمتی سے شروع سے بیمار چلا آ رہا ہے جسکی وجہ سے وہ اپنی والدہ پر بار ہے جب دورہ پڑتا ہے تو وہ حواس باختہ ہو کر ادھر ادھر کی بکتا اور تھوکتا ہے دوستان ان مبارک ایام میں اس کی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں نیز جو دوست اس مرض کی دوا جانتے ہوں وہ ثواب کی خاطر نسخہ [illegible]

اخبار اہلحدیث کے سلسلہ مضامین پر ایک نظر

از مکرم مولانا بشیر احمد صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ دہلی

(۲)

اس قدر نصرت کہاں ہوتی ہے اک کذاب کی
کیا تمہیں کچھ ڈر نہیں ہے کرتے ہو بڑھ بڑھ کے وار

اظہر سہوانی اپنے مضمون آئینہ مرزائیت میں تحریک احمدیت کو عبد اللہ بن سبا کی تحریک سے مطابقت دینے کے بعد لکھتے ہیں:- "یقیناً ان تیس جھوٹے مدعیان نبوت میں سے جن کے فتنہ کی خبر زبانِ رسالت نے دی ایک قادیانی بھی ہے۔ نعوذ باللہ۔

بے شک مخالفین احمدیت عارضی طور پر اپنے دلوں کو یہ کہہ کر خوش کر سکتے ہیں۔ کہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام نعوذ باللہ ان تیس جھوٹے مدعیانِ نبوت میں سے ہیں جن کا ذکر حضرت رسالت مآب نے فرمایا ہے۔ لیکن اگر وہ مندرجہ ذیل حقائق پر غور کریں تو انہیں یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ حضرت مرزا صاحب خدا کے سچے مامور ہیں جو عین وقت پر مبعوث ہوئے اور اس طرح ان کی یہ عارضی خوشی کافور ہو سکتی ہے۔ وہ حقائق مندرجہ ذیل ہیں۔ امید ہے کہ انصاف پسند حضرات ان پر غور فرمادیں گے۔

اول۔ شارحین حدیث بہت عرصہ قبل یہ فیصلہ کر چکے ہیں کہ دجالوں کی وہ تعداد جن کی آمد کی خبر رسول پاک نے دی تھی۔ وہ پوری ہو چکی ہے۔ چنانچہ صحیح مسلم کی شرح میں حدیث یبعث دجالون کذابون کے ماتحت لکھا ہے۔

هذا الحديث ظهر صدقه
فانه لو عُدَّ من تنبّأ من
زمنه صلى الله عليه وسلم
الى الآن لبَلَغَ هذا العدد
ويعرف ذالك من يطالع
التواريخ وبطولا الاطالة
لة ملنا ذالك

(اکمال الاکمال جلد ۷ ص ۲۵۸ مطبوعہ مصر)

ترجمہ۔ اس حدیث کی صداقت ظاہر ہو چکی ہے۔ کیونکہ اگر ان لوگوں کا شمار کیا جائے۔ جنہوں نے حضور کے زمانہ سے لے کر آج تک جھوٹے دعاوی نبوت کئے ہیں۔ وہ اس عدد تک پہنچ جاتے ہیں۔ اس بات کو ہر وہ شخص جانتا ہے جو تاریخ کا مطالعہ رکھتا ہے۔ اگر طوالت کا خوف نہ ہوتا تو ہم ان کو بالتفصیل ذکر کرتے۔

یہ واضح رہے کہ یہ تحریر لکھنے والے ۸۲۸ ہجری میں فوت ہوئے ہیں۔

پھر اہلحدیث جماعت کے لیڈر نواب صدیق حسن خاں صاحب لکھتے ہیں۔ کہ دجالوں کی تعداد پوری ہو چکی ہے

بالجملہ اینچہ آنحضرت صلعم اخبار بوجود
دجالین کذابین در ایں امت فرمودہ

واقع شد (حج الکرامہ)

پس اس حدیث کو پیش کرنا اب مناسب نہیں جبکہ علماء کا فیصلہ ہے کہ یہ حدیث پوری ہو چکی ہے۔

دوئم۔ کیا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف دجالوں اور کذابوں کی ہی بشارت دی ہے یا کسی سچے مامور کے آنے کی بھی خبر دی ہے۔ کیا امت محمدیہ کے خیر امت ہونے کا یہی ثبوت ہے کہ اس میں تفرق و تشتت کے انتہائی عروج پر بھی دجال اور کذاب ہی ظاہر ہوں گے اور اصلاح امت کے لئے کوئی خدا کا سچا مامور ظاہر نہ ہوگا۔ اسی امر کی طرف متوجہ کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

یہ لوگ بے شک آسمانی گورنمنٹ کے باغی ہیں۔ خدا کے نشانوں کو نہیں دیکھتے امت کی ضعیفہ ضرورت پر نظر نہیں ڈالتے صلیبی غلبہ کا مشاہدہ نہیں کرتے۔ اور ہر روز ارتداد کا بازار گرم دیکھ کر ان کے دل نہیں کانپتے۔ اور جب ان کو کہا جائے کہ عین ضرورت کے وقت میں عین غلبہ صلیب کے ایام میں یہ مجدد آیا۔ جس کا نام ان معنوں سے مسیح موعود ہے کہ وہ اس صلیبی فتنہ کے وقت میں ظاہر ہوا۔ تو کہتے ہیں کہ حدیثوں میں ہے کہ اس اُمت میں تیس دجال آئیں گے تا امت کا اچھی طرح خاتمہ کر دیں۔ کیا خوب عقیدہ ہے۔ اے نادانو کیا اس امت کی ایسی ہی پھوٹی ہوئی قسمت ہے۔ اور ایسے ہی بدقسمت ہیں کہ ان کے حصہ میں تیس دجال ہی رہ گئے ہیں۔ دجال تو تیس مگر طوفان صلیب کے فرو کرنے کے لئے ایک بھی مجدد نہ آسکا۔ زہے قسمت۔ خدا نے پہلی امتوں کے لئے تو پے در پے نبی اور رسول بھیجے۔ لیکن جب اس امت کی نوبت آئی تو اس کو تیس دجال کی خوشخبری سنائی۔

(نزول المسیح ص ۲۲)

معزز قارئین اسلام کی حالت پر نظر کرو اور پھر غور کرو کہ کیا یہ دجال کے آنے کا وقت تھا یا مسیحا کے آنے کا۔ حالات زمانہ کو دیکھ کر آپ کا دل بے ساختہ پکار اٹھے گا کہ اگر مسیح نے آنا ہے کسی مہدی نے ظاہر ہونا ہے۔ تو اس کا یہی وقت ہے۔ سچ کہا ہے

وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا!

سوئم۔ علمائے اُمت و محدثین نے تواتر کے ساتھ اس رائے کا اظہار کیا ہے۔ کہ مسیح کے نزول اور مہدی کے ظہور کا وقت چودھویں صدی ہے۔ چنانچہ نواب صدیق حسن خاں صاحب نے اپنی کتاب حج الکرامہ میں سابقہ تیرہ صدیوں کے مجددین کی فہرست دی ہے۔ اور اس کے بعد لکھا ہے کہ اغلب یہ ہے کہ چودھویں صدی میں حضرت امام مہدی کا ظہور ہوگا۔ جب چودھویں صدی میں امام مہدی کا ظہور مقدر تھا تو پھر اس امام کو پیش کرو جو اس صدی میں ظاہر ہوا ہو۔ ورنہ اس امام کو مان لو جس نے بآواز بلند یہ اعلان کیا۔

موعودم بحلیہ ماثور آمدم
حیف است گر بدیدہ نہ بینند منظرم

چہارم۔ حضرت مسیح علیہ السلام فرماتے ہیں کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ اس اصل کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارناموں کو دیکھ کر یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ آپ سچے مامور ہیں یا نعوذ باللہ جھوٹے اور دجال ہیں۔

اس میں کس کو شک ہے کہ حضور کی آمد سے قبل مسلمان قعر مذلت میں پڑ چکا تھا۔ بقول نواب صدیق حسن خاں اسلام کا صرف نام اور قرآن مجید کا صرف نقش باقی رہ گیا تھا۔ مسجدیں ظاہر میں آباد لیکن ہدایت سے بالکل ویران۔ علماء زیر آسمان بدترین مخلوق ہو چکے تھے۔

(اقتراب الساعۃ ص ۱۲)

مسلمانوں کی اس حالت زار کو دیکھ کر مخالفین اسلام نے بھی اسلام پر زبردست حملے شروع کر دیئے تھے۔ عیسائیت نے بھی گرجے سے سر نکالا اور اسلام کے خلاف اپنی ساحرانہ کارروائیوں کا آغاز کر دیا۔ انیسویں صدی کے آغاز کے ساتھ سوامی دیانند سرسوتی کی تحریک سے بیدار ہو کر ہندو ازم نے بھی کروٹ بدلی اور عناصر پرست اور جسم اور جونوں کے چکروں میں گرفتار قوم بھی توحید پرستوں کے مقابلہ پر .... اکھڑی ہو گئی اور جگہ بہ جگہ اسلام کے خلاف تحریری اور تقریری اکھاڑے قائم کر دیئے۔

اس اندرونی مایوسی اور بیرونی حملہ کے وقت حضرت اقدس مرزا غلام احمد علیہ السلام نے اسلام کی حفاظت کا بیڑہ اٹھایا اور کمر بستہ ہو کر دشمنانِ اسلام کے مقابل پر ڈٹ گئے۔ اور آپ نے نہ صرف یہ کہ اسلام پر جس قدر اعتراضات کئے جاتے تھے۔ ان کا استیصال کیا۔ بلکہ غیر مذاہب پر وہ جوابی حملہ کیا جس نے ان کی ریڑھ کی ہڈی توڑ کر رکھ دی۔ یہاں تک کہ ان کے ہوش و حواس گم کر دیئے۔ چنانچہ آپکے اس زبردست کام کا تذکرہ حضور کی وفات پر دہلی کے غیر احمدی اخبار کرزن گزٹ میں ان الفاظ میں کیا گیا۔

"مرحوم کی وہ اعلیٰ خدمات جو اس نے آریوں اور عیسائیوں کے مقابلہ میں اسلام کی کی ہیں وہ واقعی بہت تعریف کی مستحق ہیں نہ بحیثیت ایک مسلمان ہونے کے بلکہ محقق ہونے کے ہم اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ کسی بڑے سے بڑے آریہ اور بڑے سے بڑے پادری کو یہ مجال نہ تھی کہ وہ مرحوم کے مقابلہ میں زبان کھول سکتا...... اگرچہ مرحوم پنجابی تھا مگر اس کے قلم میں اس قدر قوت تھی کہ آج سارے پنجاب بلکہ بلندئ ہند میں بھی اس قوت کا لکھنے والا نہیں۔ اس کا پر زور لٹریچر اپنی شان میں بالکل نرالا ہے"۔

(کرزن گزٹ دہلی مورخہ یکم جون ۱۹۰۸ء)

اور امرتسر کے غیر احمدی اخبار وکیل نے مندرجہ ذیل الفاظ آپ کے کارناموں کا ذکر کیا۔

"مرزا غلام احمد قادیانی (علیہ السلام) کی رحلت اس قابل نہیں کہ اس سے سبق حاصل نہ کیا جائے۔ ایسے شخص جن سے مذہبی یا عقلی دنیا میں انقلاب پیدا ہو ہمیشہ دنیا میں نہیں آتے اور جب آتے ہیں تو دنیا میں ایک انقلاب پیدا کر کے دکھا جاتے ہیں۔ مرزا صاحب کی اس رحلت نے انکے بعض دعاوی اور بعض معتقدات سے شدید اختلاف کے باوجود ہمیشہ کی مفارقت پر مسلمانوں کو ہاں تعلیم یافتہ اور روشن خیال مسلمانوں کو محسوس کرا دیا کہ ان کا ایک بڑا شخص ان سے جدا ہو گیا۔ اور اسکے ساتھ مخالفین اسلام کے مقابلہ پر اسلام کی اس شاندار مدافعت کا جو اس کی ذات سے وابستہ تھی خاتمہ ہو گیا۔ ان کی یہ خصوصیت کہ وہ اسلام کے مخالفین کے برخلاف ایک فتح نصیب جرنیل کا فرض پورا کرتے رہے ہمیں مجبور کرتی ہے کہ اس احساس کا علم کھلا اعتراف کیا جائے...... مرزا صاحب کا لٹریچر جو مسیحیوں اور آریوں کے مقابلہ پر ان سے ظہور میں آیا قبولِ عام کی سند حاصل کر چکا ہے۔ اور اس خصوصیت میں کسی تعارف کے محتاج نہیں اس لٹریچر کی عظمت آج جبکہ وہ اپنا کام پورا کر چکا ہے ہمیں دل سے تسلیم کرنی پڑتی ہے۔ آئندہ امید نہیں کہ ہندوستان کی مذہبی دنیا میں اس شان کا شخص پیدا ہو"

پس اسلام کے اس جری و بہادر پہلوان نے اندرونی و بیرونی حملوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ دلائل و براہین سے اسلام کی افضلیت کو ثابت کیا تازہ بتازہ نشانات اور معجزات کے ذریعہ اسلام کا زندہ اور وہ غالب مذہب ہونا ثابت کیا۔ مسلمانوں کی اندرونی کمزوریوں کو دور کر کے اور ان کے تفرقوں کو دور کر کے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والوں کو الگ کیا اور اس طرح ایک فعال جماعت حمایت اسلام کیلئے پیدا کی جو اپنے تن من اور دھن سے خدمت اسلام کا فریضہ ادا کر رہی ہے۔ اور اس طرح نہ صرف مسلمانوں کو بلکہ اغیار کو بھی حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے نیچے جمع کیا۔ اگر مندرجہ بالا امور کا سر انجام دینے والا نعوذ باللہ دجال

خلاصہ تبلیغی رپورٹ جماعت احمدیہ سکندرآباد

(بابت ماہ نومبر ۵۶ء تا ماہ فروری ۵۷ء)

محترم سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحب آف سکندرآباد دکن اور ان کی ساری اولاد کو خدا کے فضل سے تبلیغ احمدیت کا ایک جنون ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ بعض بڑے بڑے تبلیغی مراکز اتنا کام نہیں کر سکتے جتنا کہ یہ خاندان کر رہا ہے۔ اللہ تعالےٰ ان سب کو جزائے خیر بخشے اور مال و اخلاص میں برکت دے۔ آمین۔

سیٹھ علی محمد الٰہ دین صاحب نے نومبر ۵۶ء تا فروری ۵۷ء کی جو رپورٹ ارسال کی ہے اس کا خلاصہ درج ذیل کیا جاتا ہے:-

خلاصہ رپورٹ ماہ نومبر و دسمبر ۵۶ء

ان ہر دو ماہ میں ۲۶۰ خطوط وصول ہوئے ہندوستان اور بیرون ہند میں ۵۶۳/- روپے لٹریچر مفت اور ۲۴۳/- روپے کا لٹریچر قیمتاً ارسال کیا گیا۔ الحمد للہ

خدا تعالےٰ کے فضل سے (۱) "احمدیت کے خلاف پانچ سوالات اور ان کے جواب" تین ہزار کی تعداد میں۔

(۲) "دنیا کی تمام اقوام کے لئے انعامی تبلیغ" ۴ ہزار کی تعداد میں (دوسرا ایڈیشن) شائع کیا گیا۔

چونکہ تبلیغ اور تعلیم و تربیت کا باہمی گہرا تعلق ہے۔ اس لئے اس امر کا تذکرہ بے جا نہ ہوگا کہ ان ہر دو ماہ میں خدام الاحمدیہ کے اجلاسوں میں "منصب خلافت" کے امتحان کی تیاری کرائی گئی جو ۲۰ جنوری کو منعقد ہوا۔ اور جس میں ۱۲ خدام شامل ہوئے اور خدا کے فضل سے سب اس میں کامیاب ہوئے الحمد للہ۔

بتاریخ ۵؍۲۲ دسمبر کو جماعت احمدیہ سکندرآباد و حیدرآباد نے "جلسہ یوم خلافت" منایا

چونکہ تبلیغ کا دائرہ اپنے اندر وسعت رکھتا ہے اور تبلیغ کو کما حقہٗ ادا کرنا ہر احمدی کا اولین فریضہ ہے۔ اس لئے اس امر کا تذکرہ بے جا نہ ہوگا کہ جب عاجز نے یہ دیکھا کہ اب ہمارا حیدرآباد Andhra Pradesh میں تبدیل ہو چکا ہے جس میں Telagu زبان کو جو یہاں کی مادری زبان ہونے کے نمایاں اہمیت دی جا رہی ہے۔ تو بدلتے ہوئے حالات کے پیش نظر اس زمانہ کے ربانی مصلح کا پیغام ان لوگوں تک آسانی اور مؤثر رنگ میں پہنچانے کا ذریعہ یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ لٹریچر Telagu میں شائع کیا جائے خدا کے فضل سے "اسلامی اصول کی فلاسفی" اور "ہر انسان کے لئے ایک پیغام" Telagu میں شائع ہو چکا ہے۔ خاکسار نے ایک زیر تبلیغ دوست مسٹر کرشنا مورتی صاحب سے تیلگو سیکھنا شروع کیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس زبان کو ایک حد تک پڑھ لیا ہے۔ اگر حالات سازگار رہے۔ اور خدا تعالےٰ کا فضل شامل حال رہا تو اس زبان میں مہارت حاصل ہو جائے گی۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

خدا تعالےٰ کے فضل سے بتاریخ ۱۲ر نومبر عاجز کو جناب محی الدین احمد صاحب کو تبلیغ کرنے کا موقعہ میسر آیا۔ یہ صاحب ایک عرصہ سے زیر تبلیغ ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کا سینہ احمدیت کی صداقت کو قبول کرنے کے لئے کھول دے۔

مورخہ ۷ر تا ۹ر دسمبر کو وائی۔ ایم۔ سی۔ اے میں عیسائیوں کا سالانہ اجتماع ہوا ہم لوگوں نے ان مشنریوں سے ذاتی تعارف حاصل کیا۔ اپنا لٹریچر بھی دیا۔

۱۸ر نومبر سے بعد نماز فجر "ذکر الٰہی" (تقریر دلپذیر حضور اقدس) کا درس شروع کیا گیا۔ خدا کے فضل سے حضرت والد قبلہ ہر جمعرات کو روزہ رکھتے رہے خدا تعالےٰ غیب سے آپ کو طاقت صحت۔ عمر۔ دولت سے مالا مال کرے حضور اقدس کو کامل صحت کے ساتھ عرصہ دراز تک ہمارے سروں پر قائم رکھے اور مرکز کو کامل آزادی عطا کرے۔ آمین۔

خلاصہ رپورٹ ماہ جنوری و فروری ۵۷ء

ان ہر دو ماہ میں ۱۱۴ خطوط وصول ہوئے ہندوستان اور بیرون ہند میں ۵۸۴/۴/- کا لٹریچر مفت اور ۵۶/۶/- ۴ کا قیمتاً ارسال کیا گیا

"ہر انسان کے لئے ایک ضروری پیغام" کا تیسرا ایڈیشن دو ہزار کی تعداد میں شائع کیا گیا۔ خدا کے فضل سے ان دو ماہ میں والد صاحب کے تبلیغی لٹریچر کے مطالعہ سے تین بیعتیں ہوئیں۔

جماعت احمدیہ سکندرآباد کا دو دن سالانہ جلسہ ۱۴ر و ۱۵ر فروری کو بعد نماز مغرب مدینہ بلڈنگ میں بصدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب منعقد ہوا۔ جس میں مبلغین سلسلہ نے مختلف موضوعات پر تقریریں کیں۔ خدا کے فضل سے ہر دو جلسے کامیاب رہے۔ ۲۰ر فروری کو جماعت ہائے سکندرآباد و حیدرآباد کی طرف سے محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کے اعزاز میں وسیع پیمانہ پر دعوت عصرانہ دی گئی۔ جس میں صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا گیا۔ اس موقعہ کے لئے اردو سپاسنامہ کا انگریزی ترجمہ بھی کر کے شائع کیا گیا۔ اس کام میں میرے لڑکے صالح محمد اور محمد سمیع اللہ صاحب ایم ایس سی نے مدد دی۔ اس موقعہ پر "احمدیہ موومنٹ ان انڈیا" مؤلفہ مولوی برکات احمد صاحب راجیکی بی۔ اے کو ایک ہزار کی تعداد میں چھپوا کر معززین میں تقسیم کیا گیا۔

رپورٹ یوم التبلیغ جمشید پور

حسب اعلان ۱۴ر اپریل کو جماعت احمدیہ جمشید پور نے یوم تبلیغ منایا۔ بہت کافی دوری کی وجہ سے دو حلقے مقرر کئے گئے ایک کدمہ حلقہ اور دوسرا سدھگوڑا یعنی دو وفد تیار کئے گئے ایک وفد کدمہ کے حلقہ کے احمدی دوستوں پر مشتمل تھا۔ اور دوسرا سدھگوڑا کے حلقہ کے احمدی احباب پر مشتمل تھا۔ دونوں وفدوں نے مختلف حلقوں کا دورہ کر کے چند غیر احمدی دوستوں سے مختلف موضوع پر گفتگو کی۔ ختم نبوت پر بھی بحث ہوئی جس کا جواب دیا گیا جن غیر احمدی دوستوں سے ہمارے وفد نے ملاقات کی۔ کے اسماء گرامی حسب ذیل ہیں:-

(۱) محمد احمد صاحب انصاری (۲) سید منظور الحق صاحب (۳) احمد صاحب (۴) علاؤ الدین صاحب (۵) محمد حفیظ صاحب (۶) یاسین صاحب (۷) عابد حسین صاحب (۸) محمد محسن صاحب ان تمام دوستوں کو مختلف قسم کے ٹریکٹ بھی دیئے اور پڑھنے کی درخواست کی گئی۔ ان دوستوں نے پڑھنے کا وعدہ بھی کیا۔

سدھگوڑا کا وفد پہلے پہل ٹن پلیٹ پہنچا جہاں ہمارے احمدی بھائی عبد الغنی صاحب تشریف رکھتے ہیں۔ کیونکہ ان کے حقیقی بھائی غیر احمدی ہیں۔ خیال تھا کہ ان کو آج کے دن تبلیغ کی جائے۔ مگر افسوس کہ وہ باہر چلے گئے تھے۔ اس لئے وہاں سے سدھگوڑا واپس آئے۔ ایک دوست (۸) محمد محسن صاحب سے کافی دیر تک مختلف مسائل پر گفتگو ہوتی رہی۔ انہوں نے اس بات کو تسلیم کر لیا کہ حضرت عیسےٰ فوت ہو گئے اور اگر کوئی جماعت اسلامی شریعت پر عامل ہے تو وہ صرف آپ کی جماعت ہے ان کو بھی چند ٹریکٹ دے کر آیا ہوں یہ دوست پہلے سے بھی میرے زیر تبلیغ ہیں دو دو گھنٹے بیٹھ کر ان کو سلسلہ کی کتابیں سناتا رہا ہوں۔ اس کے بعد ہم لوگ ساکچی بازار گئے اور وہاں جس قدر مسلمان دوکاندار تھے ان کو ٹریکٹ دے کر واپس آئے ۸ بجے صبح سے شروع ہو کر ۱/۲ ۱۲ بجے تک یہ کام ہوتا رہا۔

خاکسار سیکرٹری تبلیغ جمشید پور بہار

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی خدمت میں گذارش

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے اخبار الفضل میں حضور کی جلسہ سالانہ ربوہ ۵۶ء کی دو تقریروں (جو کتابی صورت میں چھپ چکی ہیں) کے امتحان کا اعلان ہوا ہے۔ چونکہ یہ کتب ربوہ سے منگوانے اور بیرونی جماعتوں کو بھجوانے کے لئے ایک وقت درکار ہے اس لئے مرکز قادیان حضور ایدہ اللہ کی خدمت اقدس میں یہ درخواست پیش کر رہا ہے کہ امتحان کی تاریخ وسط ستمبر میں (بھارت کے لئے) مقرر فرمائی جائے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کتب کا امتحان اور وہ بھی خود حضور کے ارشاد کے ماتحت کس قدر بابرکت ہوگا اور جو خدام ان کتب کا مطالعہ کریں گے ان کی معلومات کتنی وسیع ہونگی۔ یہ اندازہ جملہ خدام خود لگا سکتے ہیں۔ بالخصوص جبکہ یہ دونوں تقاریر موجودہ فتنہ منافقین سے متعلق ہیں اور حضور نے تفصیل اور شواہد کے ساتھ فتنہ منافقین کی قلعی کھولی ہے۔ جماعت کے موجودہ حالات میں ہر احمدی کا فرض ہے کہ ان کتب کا مطالعہ کرے اور فتنہ منافقین کی شدت سے آگاہ ہو کر اس کے خائب و خاسر ہونے کے لئے دعائیں کرے۔

سو جملہ قائدین مجالس کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ فوری طور پر ہنگامی اجلاس طلب کر کے امیدواروں کی فہرستیں تیار کر کے دفتر ہذا میں ارسال کر دیں۔ تا کہ ان کی تعداد کے مطابق کتب ربوہ سے منگوانے کا انتظام کیا جائے۔ ہر دو کتب کی قیمت کے متعلق اعلان نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے بدر کے اسی پرچے میں شائع ہو رہا ہے۔ اسی کے مطابق خدام سے قیمت کی وصولی کا انتظام بھی کیا جائے۔ اور فہرستوں کے ساتھ ہی رقوم بھی ارسال کر دی جائیں۔

معین تاریخ امتحان کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔ نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

درخواست دعا

میرا لڑکا عزیزم شیخ محمد اسماعیل ایف۔ اے کے امتحان میں شریک ہو رہا ہے اور میری بچی نے مڈل کا امتحان دے رکھا ہے دونوں کی نمایاں کامیابی کیلئے احباب سلسلہ۔ صحابہ کرام و درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ طالب دعا شیخ محمد احمدی دکاندار بارکت ڈیرہ غازیخان (پاکستان)

جماعت احمدیہ کروناگاپلی کا جلسہ سالانہ

(۲)

تبلیغی وفد کی کروناگاپلی میں آمد پر مقامی جماعت نے مورخہ ۱۲؍ ۱۳؍مارچ کو ایک شاندار تبلیغی جلسہ منعقد کیا جس کے پہلے دن کی کارروائی کا خلاصہ گذشتہ اشاعت میں درج ہو چکا ہے۔ اب ذیل میں دوسرے روز کی کارروائی کا خلاصہ اور تیسرے روز کے ایک تربیتی اجلاس کی روئداد افادۂ احباب کے لئے دی جاتی ہے۔ (ایڈیٹر)

دوسرا اجلاس

زیر صدارت جناب مولوی عبد اللہ صاحب ایچ۔ اے مبلغ انچارج علاقہ کیرالہ جماعت احمدیہ کروناگاپلی کے جلسہ سالانہ کا دوسرا اجلاس روز جمعرات بوقت ۴ بجے شام بمقام میدان بہ جگہ جناب محی الدین صاحب کنجی صدر جماعت احمدیہ کروناگاپلی علاقہ کیرالہ منعقد ہوا

خدا کے فضل سے کل کی طرح آج بھی تمام میدان کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ اور ہندو مسلم شرفاء، معززین شہر، تاجر وکلاء اور دوسرے عوام شریک جلسہ ہوئے اور نہایت سکون سے تقاریر سنتے رہے۔ عیسائی مشنری بھی شریک تھے۔ اور ہندو مسلم دوست زیادہ تعداد میں شریک تھے

سب سے پہلے تلاوت قرآن کریم مولوی محمد سلیم صاحب مبلغ سلسلہ نے فرمائی۔ اس کے بعد حضرت صاحبزادہ میاں وسیم احمد صاحب نے آنحضرت صلعم کی پیشگوئی خرابی زمانہ و خرابی مسلمان اور حدیث مجدد اس کی تشریح پیش کی۔ اور عوام سے خطاب کرکے فرمایا۔ کہ ہم نے تو اس برگزیدہ ہستی کو قبول کیا ہے آپ بھی ان کے دعوے و دلائل پر غور کرکے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے والوں میں شامل ہو جائیں۔ اب حضور کے کارنامے بیان کئے جائیں گے۔ لوگ غور سے سنیں اور احمدیت کی طرف توجہ کریں

اس کا ترجمہ جناب مولوی محمد عبد اللہ صاحب مالاباری نے حاضرین کو سنایا۔ اس کے بعد اس خاکسار محمد اسمٰعیل وکیل یادگیر نے جماعت احمدیہ کے کام پر تفصیلی تقریر کی اور بتایا کہ کس طرح ہم نے دنیا میں اسلام کی حقیقی تعلیم پر عمل کرکے انسانوں کو اپنا بھائی سمجھا۔ انبیاء کی عزت قائم کی۔ الہٰی کتابوں کو الہٰی کتاب سمجھا۔ عبادات کی حفاظت کی اور ان کا احترام کیا۔ اور کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسلمانوں کے اندرونی و بیرونی مفاسد کی اصلاح فرمائی۔ اور تبلیغ جیسا اہم فریضہ بجا لایا اور آج ستر برس میں مذہبی دنیا میں ایک عملی انقلاب برپا کیا کہ دنیا کے ہر کونہ میں احمدیت کی صدا پہنچ گئی۔ ان تمام تفاصیل کو گنایا گیا۔ جو ہم تبلیغی طور پر انجام دے رہے ہیں۔

اس کا ترجمہ مولوی ابو الوفاء صاحب مبلغ سلسلہ ساتھ کے ساتھ حاضرین کو سناتے گئے

اس کے بعد محمد کریم اللہ صاحب ایڈیٹر آزاد نوجوان نے انگریزی زبان میں جماعت احمدیہ کے کارناموں پر تقریر فرمائی۔ اور بہت اچھے پیرایہ میں پبلک کو متاثر کرنے والی تقریر فرمائی اور بتایا کہ کس طرح جہاد کا غلط تصور مسلمانوں کے اندر قائم ہے۔ اور مشنری کس طرح وہ احمدیت کے مقابل پر استعمال کرتے ہیں اور غلط خیال غیر مسلموں کے درمیان قائم کرتے ہیں۔ اس کے بعد آپ نے بتایا کہ کس طرح خدا کا فضل ہمارے مشنریز کی کوششوں سے علاقہ عزیز میں جماعت احمدیہ کو ترقی مل رہی ہے۔

اس کے بعد مولوی محمد سلیم صاحب فاضل نے بتایا کہ کل میں نے بتایا تھا کہ اسلام شانتی اور امن کا مذہب ہے آج یہ بتانے لگا ہوں کہ اسلام ایک خوبصورت مذہب ہے جس نے ہمارے ایمان کو تازہ رکھنے کے لئے بہت سی پیشگوئیاں بیان کی ہیں جو اپنے وقت میں پوری ہو رہی ہیں۔ مثلاً واذا الشمس کورت دنیا میں ایک ایسا زمانہ آئے گا جب سورج کو خاص قسم کا گرہن ہوگا۔ چنانچہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان لمھدینا اٰیتین لم تکونا منذ خلق السمٰوٰت چاند اور سورج کا گرہن لگنا ماہ رمضان میں اور مقررہ تاریخوں میں سو وہ مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کے بعد چاند اور سورج گرہن لگا۔ اس طرح آپ نے تمام سورۃ کی تشریح و توضیح فرمائی اور اس انداز سے اس کو بیان فرمایا کہ جو جاذبیت کا رنگ رکھتا تھا۔ اس کا ترجمہ مولوی احمد خورشید صاحب مبلغ سلسلہ ساتھ ساتھ کرتے چلے گئے۔

اس کے بعد صاحب صدر جناب مولوی عبد اللہ صاحب مالاباری مبلغ سلسلہ نے ملیالم زبان میں تقریر فرمائی۔ جس میں ساری تقریروں پر ریویو فرمایا اور تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ خصوصاً جماعت احمدیہ کروناگاپلی کا اور جناب محی الدین صاحب کنجی صدر جماعت احمدیہ کروناگاپلی کا جنہوں نے جلسوں کے کامیاب کرنے میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ سب جماعت پر فضل نازل فرمائے۔

(نوٹ) آج دن کو ایک نوجوان احمد کٹی صاحب بیعت کرکے سلسلہ میں داخل ہوئے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

جلسہ ۱۱ بجے تک ہوتا رہا۔

والسلام

مرسلہ محمد اسماعیل وکیل یادگیر

تقریر حضرت صاحبزادہ میاں وسیم احمد صاحب

آج میں آپ کے درمیان۔ اپنے کو پاکر غیر معمولی خوشی محسوس کرتا ہوں، اگرچہ یہ علاقہ بہت دور ہے مگر میں اس ماحول میں اپنے آپ کو اجنبی نہیں پاتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی برکت سے ہم پھر سے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ ملاتے ہیں ہم آپس میں بھائی بھائی ہیں اور ہم ایک دوسرے کو دیکھ کر اخلاص و محبت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ پس ہم خوش نصیب ہیں کہ ہم نے مسیح موعود کا عہد پایا۔ ہمیں المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ کی حدیث صحیحہ پر عمل کرنا چاہیئے کہ ہم ایک دوسرے کے اموال اور عزت کے محافظ ہوں۔

مرکز سے دور ہونے کی وجہ سے بعض دفعہ جماعتوں کے اندر بعض قسم کے نقص پیدا ہو جاتے ہیں اور اپنی ذمہ داریوں کو پوری طرح نہیں سمجھتے اور بعض چھوٹی چھوٹی باتوں میں الجھ جاتے ہیں اور ان کو مستقل جھگڑا بنا لیتے ہیں۔ لیکن حقیقی مومن ہمیشہ خدا کو اپنے سامنے رکھتا ہے اور وہ خدا کی رضا حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے کے قصور کو معاف کرتا رہتا ہے۔ اور بڑے اہم کام یعنی دین کی تقویت کے لئے جنان مرصوص بن جاتے ہیں۔

پس برادرانہ نصیحت یا عاجزانہ درخواست یہ ہے کہ احمدیت کی قدر کو جاننا چاہیئے۔

خدا چاہتا ہے کہ ہم ایک ہاتھ پر بیعت کرکے جمع ہو جائیں اور ہمارے اندر ایسی باہمی محبت ہو جس سے ہمارے درمیان کسی قسم کی رنجش پیدا نہ ہو۔ اور اس امر کی کوشش کرنی چاہیئے کہ احمدیت کے طفیل ہمارے اندر ایسی سپرٹ پیدا ہو جائے۔ کہ ہم دوسروں کے جذبات کو سمجھنے والے ہوں اور مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ جو ہم نے باہمی اخوت کا عہد باندھا ہے اس پر قائم رہیں

دوسری بات یہ ہے کہ مسیح موعودؑ کے ذریعہ اسلام کا دیگر ادیان پر غلبہ مقدر ہے۔ چنانچہ الہامی حضور کا الہام بھی ہے کہ " یحیی الدین و یقیم الشریعۃ " پس دین اسی طرح زندہ ہو سکتا ہے کہ ہمیں اپنی عملی زندگی سے اس کا ثبوت دینا چاہیئے۔ پس ہمیں دنیا کی زندگی اس طرح گذارنی چاہیئے کہ دینِ اسلام کے ہر پہلو پر عمل کرنا چاہیئے۔ نماز باجماعت ادا کرنے کا قاعدہ کیا جائے۔ انفرادی اور اجتماعی نمازوں کو پورے خشوع خضوع سے ادا کیا جائے اسی طرح دیگر شعائر اسلامی کی پابندی کی جائے۔

اسی طرح دوسرا کام شریعت اسلامی کا قائم کرنا اسلام کا پھیلانا دنیا کا اسلام کی طرف دعوت دینا یہ مسیح موعود کا کام ہے جو اللہ نے مقرر کیا ہے۔ اس مشن کی کامیابی اور اس غرض کو پورا کرنے کے لئے جبکہ مخالفین اسلام نے اس کو تباہ کرنے کے منصوبے بنائے تو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہوشیار پور میں چلہ کیا اس کے نتیجہ میں مصلح موعود کی بشارت دی گئی۔ خدا کی پیشگوئی کے مطابق وہ عین وقت میں مصلح موعود بھی پیدا ہوئے۔ ہمارے لئے خوشی کا مقام ہے کہ ہمیں وہ دور نصیب ہوا ہے۔ پس اس مبارک وجود کے زمانہ میں جبکہ خدا کی پیشگوئی کے مطابق اسلام جلد جلد دنیا کے کونہ میں پہونچ رہا ہے

اگرچہ یہ کام محض خدا کے فضل سے ہو رہا ہے۔ مگر یہ نتیجہ ہے آپ تمام احمدی احباب کے مال وجان قربان کرنے کا۔ ضرورت ہے کہ احباب کرام اور زیادہ مال جان قربان کریں۔ لیکن اگر ایک احمدی عملی طور پر تحریک جدید نشر و اشاعت۔ وصیت کے نظام میں شامل نہیں ہوتا۔ یا چندہ کی ادائیگی کی طرف توجہ نہیں کرتا تو وہ کس منہ سے کہہ سکتا ہے کہ وہ ساری دنیا میں اشاعت کا کام کر رہا ہے کیونکہ وہ خود کام نہیں کر رہا ہاں وہ کہہ سکتا ہے کہ احمدی دنیا میں کام خدمت کر رہے ہیں۔ پس ہمارا فخر جو ہم دنیا کے سامنے بیان کرتے ہیں۔ کہ ہم تبلیغ اسلام کے لئے چنے گئے ہیں۔ اس وقت تک قابل فخر نہیں ہو سکتا جبتک کہ ہم خود اس کے عامل و پابند نہیں ہو جاتے۔ پس آپ کو حتی المقدور تمام چندوں میں حصہ لینا ہے کیونکہ جو چھ ماہ تک چندہ میں حصہ نہیں لیتا وہ جماعت سے خارج کیا جاتا ہے۔ عام چندہ میں حصہ لینا ہر احمدی کے لئے ضروری ہے۔ پس ہر احمدی کو سوچنا چاہیئے کہ اس میدان میں سستی نہ ہو۔ اگر ایسی سستی ہے تو اس کو دور کرنا چاہیئے اور زیادہ سے زیادہ مالی قربانی کرنی چاہیئے اور جماعت کے

چندوں میں حصہ لینا چاہیئے۔

یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ میں آپ کے پاس پیسے مانگنے نہیں آیا۔ خدا چاہے گا تو دوسرے ذرائع سے دین کے کام چلائے گا مگر ہم سب مل کر اس وقت اس ثواب کو حاصل کریں گے جو خدا کے راستہ میں کام کرنے والوں کو ملے گا جو اس راستہ میں خرچ کریں گے وہ محسن کہلائیں گے۔ اور اُن پر خدا کا خاص فضل نازل ہوگا۔ کیونکہ یہ اس کی دی ہوئی توفیق سے ہی ممکن ہے۔

مجھے امید ہے کہ لقایا چندہ جات جماعت فوراً ادا کر دے گی۔

ایک اور بات جو بڑی اہم ہے ہمارے وہ بزرگ جن کو پہلے بیعت میں داخل ہونے کا موقعہ ملا وہ اپنے بچوں کی تربیت اس رنگ میں کریں کہ انہیں آگے احمدیت کی خدمت کا کامل موقعہ مل سکے۔

اس احمدیت کا کیا فائدہ اگر باوجود اس زمانہ میں مسیح موعود علیہ السلام کو مان کر ہم میں اور غیر احمدیوں میں کوئی فرق نہ رہے۔ خدا کے ساتھ تعلق رسول کی محبت احمدیت سے عقیدت میں ہم کو جنون ہو جانا چاہیئے۔

ہمارے پیارے امام نے کئی بار ہمیں توجہ دلائی ہے کہ اگر ہر احمدی ہر سال میں کم از کم ایک فرد کو ہی احمدیت میں داخل کرے گا تو وہ دیکھے گا کہ چند سال میں ہم کس قدر لاکھوں کی تعداد میں ہوں گے۔ بعض دفعہ قوم کی غفلت سے اس کو ملنے والے انعام پیچھے پڑ جاتے ہیں پس یہ مقام خوف ہے ہمیں ہمیشہ خیال رکھنا چاہیئے کہ ہم نے اس کی رضا حاصل کرنی ہے۔ اور ایسی غفلت سے اپنے آپ کو بچانا ہے۔

اس وقت آپ دنیا میں کمزور اور مظلوم ہیں۔ تقریباً ہر علاقہ میں ہم کمزور اور مظلوم ہیں اس کمزوری کو ہم نے طاقت میں بدلنا ہے اور یہی خدا چاہتا ہے لیکن یہ اس صورت میں ممکن ہے کہ آپ بھی خدا کے فضل کو جذب کرنے کا پورا سامان کریں۔

ہمارے پیارے بھائیو! پس اسلام کی تبلیغ اور قربانی کے لئے جذبہ پیدا کرو احمدیت اور اسلام کو پھیلانے کے لئے جس دن تمام قوم کے اندر یہ جذبہ پیدا ہو جائے گا اس وقت ہمیں دنیا کی کوئی قوم مٹا نہ سکے گی اور ہم سب دنیا پر غالب آ سکیں گے

آخر میں حضرت میاں صاحب نے جماعت کے لئے دعا فرمائی اور جلسہ دعا پر برخواست ہوا۔

مرسلہ محمد اسمٰعیل وکیل یادگیر از کرناٹک

مندرجہ ذیل احباب کا چندہ اخبار بدر ماہ اپریل ۱۹۵۶ء سے ختم ہے

نمبر ۱۲۰۴ مکرمہ کے فاطمہ صاحبہ پوری (اڑیسہ) ۲۸ اپریل ۱۹۵۶ء

نمبر ۱۲۰۵ مکرمی سید سلطان احمد صاحب چک سکن بہار ۲۸ اپریل ۵۶ء

نمبر ۱۲۰۶ ” بی ایچ اسمٰعیل صاحب کورگ (میسور) ۲۸ اپریل ۵۶ء

نمبر ۱۴۰۳ ” محمد اسحٰق صاحب نامپلی اسٹیشن (حیدرآباد دکن) ۲۸ اپریل ۵۶ء

نمبر ۱۴۰۴ ” محمد سلیم صاحب کلکتہ نمبر ۳ ۲۸ اپریل ۵۶ء

نمبر ۱۰۷۳ ” اے ۔ این ۔ اے حفیظ صاحب ساتنکولم (مالابار) ۲۸ اپریل ۵۶ء

نمبر ۱۰۹۵ ” خلیق احمد صاحب بریلی ۲۸ اپریل ۵۶ء

نمبر ۱۵۴۴ ” انچارج صاحب انجمن احمدیہ کلکتہ نمبر ۱ ۲۸ اپریل ۵۶ء

نمبر ۱۵۴۵ ” حکیم محمود الرحمٰن خان صاحب حیدرآباد دکن ۲۸ اپریل ۵۶ء

نمبر ۱۰۳۶ ” ڈاکٹر رفیع اللہ صاحب فیض آباد (یو۔پی) ۲۸ اپریل ۵۶ء

نمبر ۱۲۸۸ ” شیخ قاسم داؤد صاحب برکی باندرہ (بمبئی) ۲۸ اپریل ۱۹۵۶ء

نمبر ۱۲۳۵ ” عبد الغنی صاحب سانگھڑ سندھ (پاکستان) ۲۸ اپریل ۵۶ء

نمبر ۱۵۹۸ ” سید شاہد الرسول صاحب بالی جمبوڑہ (اڑیسہ) ۲۸ اپریل ۵۶ء

نمبر ۱۶۰۱ ” مسٹر صالح شبیبی صاحب دہلی ۲۸ اپریل ۱۹۵۶ء

نمبر ۱۶۰۲ ” یو۔ کے عبد الشفیع صاحب مرکاطور (میسور) ۲۸ اپریل ۵۶ء

نمبر ۱۴۵۷ ” احمد خان صاحب آر بھلی باندرہ (بمبئی) ۲۸ اپریل ۵۶ء

نمبر ۱۴۰۲ ” محمد لطیف ازہری صاحب بودکولات (اڑیسہ) ۲۸ اپریل ۵۶ء

نمبر ۱۶۰۵ ” مولوی احمد اللہ صاحب فاضل ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول شوپیاں (کشمیر) ۲۸ اپریل ۱۹۵۶ء

نمبر ۱۲۲۹ ” محمد نعیم اللہ صاحب بھوپال ۲۸ اپریل ۱۹۵۶ء

(ضروری اعلان)

چندہ اخبار بدر کسی کے ذاتی نام پر نہیں آنا چاہیئے بلکہ براہ راست مکرمی افسر صاحب صیغہ امانت دفتر محاسب قادیان اور ربوہ میں زیر امانت اخبار بدر آنا چاہیئے اور اس کی اطلاع دفتر ہذا کو بھی دینی چاہیئے نیز خط و کتابت کرتے وقت اپنا مکمل پتہ اور چٹ نمبر ضرور تحریر کیا کریں۔ (مینیجر بدر)

جماعت احمدیہ سکندرآباد کا تربیتی اجلاس

اور

خدام الاحمدیہ سکندر آباد کی جماعتی جد و جہد

خدا تعالےٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ جماعت احمدیہ سکندرآباد کا ایک تربیتی اجلاس حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ قادیان کی صدارت میں بمقام مسجد احمدیہ مکان حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندرآباد بعد نماز عصر منعقد ہوا۔

سب سے پہلے قرآن شریف کی تلاوت حافظ صالح محمد صاحب ایم۔ ایس۔ سی واقف زندگی نے فرمائی۔ اس کے بعد مسیح الدین صاحب نے نظم سنائی

اس کے بعد مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ایک تربیتی تقریر ہوئی۔ اس کے بعد مولوی محمد سلیم صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی دوسری تقریر تربیتی ہوئی جس میں سلسلہ کے مبلغین نے اس امر پر زور دیا کہ ہمیں عملی طور پر احمدیت کا اعلیٰ نمونہ پیش کرنا چاہیئے۔

اس کے بعد سیٹھ علی محمد صاحب الہ دین ایم۔ اے ایڈیٹر ہمدرد اور مولوی محمد اسمٰعیل صاحب وکیل یادگیر کی مختصر تقریریں اور شکریہ احباب ہوا۔

اس کے بعد جماعت احمدیہ سکندرآباد کے خدام کی طرف سے نمازوں کے اسباق یاد کرنے کے سلسلہ میں تقسیم انعامات ہوئے جو حضرت صاحبزادہ صاحب نے اپنے دست مبارک سے خدام اور اطفال کو باری باری تقسیم فرمائے۔ اور ایک مختصر مگر جامع تقریر حضرت صاحبزادہ صاحب نے فرمائی جس میں آپ نے فرمایا کہ سب سے قیمتی دولت وہ الٰہی انعام ایمان ہوتا ہے۔ جو وقت کا مامور لاتا ہے اس کے مقابل پر دنیا کی دولت روپیہ پیسہ کچھ اثر نہیں رکھتا ہاں ایسے دولت مند لوگ جو خدا کے دیئے ہوئے مال کو خدا کے راستے میں خرچ کرتے ہیں اور اُس کے حضور جھک کر اس کے آستانہ پر گر جاتے ہیں خدا تعالےٰ کے حضور وہ قبول کر لئے جاتے ہیں ہمارے اسلاف کے نمونہ بھی ایسے ہیں۔ اس لئے میں اُن سے کہتا ہوں کہ جنہوں نے ابھی تک خدا کی بادشاہت میں روحانی حصہ نہیں لیا کہ وہ آگے بڑھیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دامن سے وابستہ ہو جائیں۔ پھر وہ دیکھیں کہ کس قدر خیر و برکت انہیں خدا کی طرف سے ملتی ہے۔

اس کے بعد صاحب صدر نے ایک لمبی دعا فرمائی۔ جماعت کے خدام کی طرف سے اس موقعہ پر سارے حاضرین جلسہ کی تواضع کیک پیسٹری و لیمونیڈ سے کی گئی اور چائے پیش کی گئی اور حضرت صاحبزادہ صاحب و جملہ مبلغین کی خدمت میں تحفہ دعا پیش کیا گیا۔

اس موقعہ پر علاوہ احمدی احباب کے خان بہادر دوست محمد الہ دین صاحب خان بہادر اور نور محمد الہ دین اور آپ کے بچے بھی شریک جلسہ رہے۔ جلسہ کے ختم ہونے کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب سے یہ حضرات کرام معروف گفتگو رہے۔ اور اپنے ایک بچے سے دوست محمد الہ دین صاحب نے فرمایا کہ وہ قرآن تجوید سے پڑھ کر سنائے سو اس بچے نے قرآن کا کچھ حصہ عمدہ طرز سے پڑھ کر سنایا۔ جس پہ خاکسار (محمد اسمٰعیل وکیل) نے دو روپیہ اس کو انعام دیا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس خاندان الہ دین کے باقی افراد کو بھی احمدیت میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

منظوری عہدیداران جماعت احمدیہ مدراس

۱۔ صدر۔ علی محی الدین صاحب ۲۵ اپونڈی سٹریٹ مدراس نمبر ۱۴

۲۔ سیکرٹری مال و محاسب۔ محمد رفیق صاحب۔ ۵۴ لمبو داس اسٹریٹ مدراس نمبر ۲

۳۔ سیکرٹری تعلیم و تربیت و ” دعوۃ و تبلیغ } محمد کریم اللہ صاحب آزاد نوجوان۔ ۳۱ لائیڈس روڈ رائے پیٹھ مدراس نمبر ۱۴

۴۔ سیکرٹری امور عامہ۔ کمال الدین صاحب ۲۵ اپونڈی سٹریٹ مدراس نمبر ۱۴

نوٹ۔ لقایا دار عہدیداران کی منظوری چھ ماہ کیلئے اور باقی عہدیداران کی ۳۰-۴-۵۹ تک کے لئے ہے۔

اللہ تعالیٰ جملہ عہدیداران کو زیادہ سے زیادہ خدمات دینیہ کی توفیق دے۔ آمین۔ (ناظر اعلیٰ قادیان)

منسوخ شدہ وصایا کی بحالی کا طریق

وصیت کی منسوخی کے لئے علاوہ اور وجوہ کے ایک وجہ بقایا زائد از چھ ماہ بھی ہے چنانچہ قاعدہ کے الفاظ یہ ہیں

"جو موصی وصیت کا چندہ واجب ہونے کے چھ ماہ بعد تک وصیت ادا نہیں کرتا اسکی وصیت منسوخ کی جائے اور آئندہ اس سے جب تک توبہ نہ کرے کسی قسم کا چندہ وصول نہ کیا جائے اور نہ اسے عہدہ دیا جائے سوائے اس کے کہ وہ اپنی معذوری ثابت کر کے اپنی وصیت کی ادائیگی کے لئے انجمن سے مہلت حاصل کر چکا ہو"

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بذریعہ ریزولیوشن ۲۹۵/ب مورخہ ۲-۵-۱۲ میں اس قاعدہ میں یہ ترمیم منظور فرمائی ہے کہ

"اظہار ندامت پر چندہ عام لیا جاسکتا ہے"

پس مندرجہ بالا قاعدہ اور حضور کی منظور فرمودہ ترمیم کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ جن موصیوں کی وصایا بوجہ بقایا زائد از چھ ماہ منسوخ ہو چکی ہیں وہ قاعدہ مذکور میں حضور کی منظور شدہ فرمودہ ترمیم سے فائدہ اُٹھانے کے لئے ناظر صاحب بیت المال سے چندہ ادا کرنے کی اجازت حاصل کر لیں۔

چندہ عام ادا کرنے کی اجازت لے کر اس سے فائدہ اٹھانے سے ان کو یہ سہولت ہو گی کہ جب بھی اللہ تعالیٰ ان کو وصیت بحال کرانے کی توفیق دے گا تو منسوخی وصیت کے وقت کا چندہ عام ان کی طرف سے ادا شدہ ہو گا اور وصیت کی بحالی کے لئے انہیں صرف وہی بقایا ادا کرنا پڑے گا جس کی وجہ سے ان کی وصیت منسوخ ہوئی تھی

جن احباب کی وصایا اس وجہ سے منسوخ ہیں اور وہ بحال کرنا چاہتے ہوں انہیں چاہیئے کہ وہ اپنی آمد سے کچھ نہ کچھ پس انداز کرتے جائیں۔ اور جب ان کے پاس بقایا کے برابر رقم جمع ہو جائے تو اسے ادا کر کے وصیت کی بحالی کے لئے درخواست کریں مگر پس انداز کردہ رقم بھی بعض اوقات دوسری ہنگامی ضروریات پر خرچ ہو جاتی ہے اس لئے دوسری صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ وہ بقایا کی ادائیگی کے لئے ایک معقول قسط مقرر کر کے مجلس کارپرداز سے اس کی ادائیگی کے لئے منظوری لے لیں اور منظوری حاصل ہونے پر رقوم بھجواتے رہیں۔ ایسی رقوم ان کے کھاتوں میں تو درج ہوتی رہیں گی۔ لیکن وہ موصی شمار نہیں ہونگے بلکہ غیر موصی ہی سمجھے جائیں گے جب تک ان سے بقایا کی ساری رقم وصول نہ ہو جائے۔ جس کی وجہ سے وصیت منسوخ ہوئی تھی اور جب تک ان کی درخواست آنے پر وصیت بحال نہ ہو جائے۔

ان ہر دو تجاویز میں سے کسی ایک کو وہ اصحاب بھی اختیار کر سکتے ہیں جن کی وصایا بوجہ عدم تکمیل یا کسی دوسری وجہ سے داخل دفتر ہیں۔ کیونکہ وہ بھی موصیوں میں شمار نہیں ہیں جب تک کہ ان کی وصیت مکمل ہو کر منظور نہ ہو جائے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

مجالس خدام الاحمدیہ اور دیگر مخیر احباب کی خدمت میں سیلاب فنڈ کی اپیل

چند سالوں سے پنجاب میں اور بھارت کے بعض دوسرے صوبوں میں شدید سیلاب آ رہے ہیں جو جان و مال کے بھاری اتلاف کا باعث ہوتے ہیں ایسے موقعہ پر جہاں دوسرے سرکاری اور غیر سرکاری ادارے امدادی کام کرتے ہیں وہاں خدا کے فضل سے ہماری جماعت کی طرف سے امدادی کیمپ کھولے جاتے ہیں اور احمدیوں۔ غیر احمدیوں اور غیر مسلموں کی غلہ۔ کپڑے اور نقدی وغیرہ سے امداد کی جاتی ہے۔ چنانچہ گذشتہ سال کے امدادی کام کی مفصل رپورٹ بدر میں شائع ہوئی تھی جس سے احباب کو معلوم ہوا ہوگا کہ ایسے مواقع پر امدادی کام کرنا انسانی ہمدردی کے اظہار کے لئے کس قدر ضروری ہوتا ہے پچھلے سال ہی مغربی بنگال میں شدید سیلاب آیا اور دفتر ہذا کی درخواست پر بعض مجالس نے اپنی وسعت کے مطابق سیلاب فنڈ دیا جو مصیبت زدگان کے کام آیا۔

چونکہ مومن وہ ہوتا ہے جو قبل از وقت آنے والے حالات کے مقابلہ کے لئے تیار ہوتا ہے۔ اس لئے مجلس خدام الاحمدیہ کی خدمت میں بالخصوص اور دوسرے مخیر احباب کی خدمت میں بالعموم اپیل کی جاتی ہے کہ سیلاب فنڈ میں اپنی مالی وسعت کے مطابق حصہ لے کر عند اللہ ماجور ہوں۔ تاکہ اگر خدانخواستہ اس سال بھی کوئی مصیبت کا موقعہ آئے تو آپ کا جمع شدہ فنڈ مستحقین کے کام آ سکے۔ مرزا وسیم احمد نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

درخواست دعا۔ واشنگٹن سے تار آیا ہے کہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ زوجہ خلیل احمد صاحب ناصر کا اپریشن آج ہوا ہے احباب اپنی اس مجاہدہ بہن کی کامل صحت یابی کیلئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ اور خلیل احمد صاحب ناصر کیلئے بھی کہ اللہ تعالیٰ ان کی تبلیغی کوششوں کو مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ طالب دعا محمد اسمٰعیل یادگیری وکیل

بھارت میں نئے عشری سکے

بھارت میں یکم اپریل ۱۹۵۷ء سے نیا عشری سکہ جاری ہو گیا ہے۔ نئے سکے بازار میں آ چکے ہیں روپیہ بدستور وہی ہے۔ البتہ ۶۴ پیسوں کی بجائے ۱۰۰ پیسوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اور فی الحال ۱، ۲، ۵، ۱۰ نئے پیسے کے سکے چالو کئے گئے ہیں۔ اس سے بڑی قیمت یعنی ۲۵، ۵۰ ایک نئے روپیہ کے سکے بعد میں جاری ہوں گے۔ اس وقت تک موجودہ چونی۔ اٹھنی اور روپیہ قائم رہیں گے کیونکہ ان کی قیمتوں میں کوئی فرق نہیں آتا۔ موجودہ آنے اور پیسے بھی کم از کم تین سال تک چالو رہیں گے۔ اس دوران میں دونوں نئے اور پرانے سکوں میں خرید و فروخت اور ادائیگی ہو سکے گی۔ اس کے لئے حسب ذیل نقشہ سے مدد حاصل کی جاسکتی ہے جسے گورنمنٹ نے شائع کیا ہے:-

سکوں کے تبادلہ کا نقشہ

جب ایک ادائیگی یا ایک وقت کی خرید و فروخت میں آنے یا پیسوں کی صورت میں ایک سے زیادہ سکے دینے درکار ہوں تو تبادلہ کا اصول تمام رقم پر لاگو کیا جائے گا نہ کہ ایک ایک سکہ پر۔ اس نقشہ کو سنبھال کر رکھئے آپ کو اپنے نئے اعشاری سکہ کے لئے اس کی ضرورت پڑے گی۔ جو شخص پڑھ نہیں سکتے اس کی مدد کی جائے کہ وہ نئے عشری سکہ کی بنیادی باتیں سمجھ لے:-

آنے	پائیاں	نئے پیسے	آنے	پائیاں	نئے پیسے
۰	۳	۲	۹	۶	۵۹
۰	۶	۳	۹	۹	۶۱
۰	۹	۵	۱۰	آنہ	۶۲
ایک	آنہ	۶	۱۰	۳	۶۴
۱	۳	۸	۱۰	۶	۶۶
۱	۶	۹	۱۰	۹	۶۷
۱	۹	۱۱	۱۱	آنہ	۶۹
دو	آنہ	۱۲	۱۱	۳	۷۰
۲	۳	۱۴	۱۱	۶	۷۲
۲	۶	۱۶	۱۱	۹	۷۳
۲	۹	۱۷	۱۲	آنہ	۷۵
۳	آنہ	۱۹	۱۲	۳	۷۷
۳	۳	۲۰	۱۲	۶	۷۸
۳	۶	۲۲	۱۲	۹	۸۰
۳	۹	۲۳	۱۳	آنہ	۸۱
۴	آنہ	۲۵	۱۳	۳	۸۳
۴	۳	۲۷	۱۳	۶	۸۴
۴	۶	۲۸	۱۳	۹	۸۶
۴	۹	۳۰	۱۴	آنہ	۸۷
۵	آنہ	۳۱	۱۴	۳	۸۹
۵	۳	۳۳	۱۴	۶	۹۱
۵	۶	۳۴	۱۴	۹	۹۲
۵	۹	۳۶	۱۵	آنہ	۹۴
۶	آنہ	۳۷	۱۵	۳	۹۵
۶	۳	۳۹	۱۵	۶	۹۷
۶	۶	۴۱	۱۵	۹	۹۸
۶	۹	۴۲	۱۶	آنہ	۱۰۰
۷	آنہ	۴۴			
۷	۳	۴۵			
۷	۶	۴۷			
۷	۹	۴۸			
۸	آنہ	۵۰			
۸	۳	۵۲			
۸	۶	۵۳			
۸	۹	۵۵			
۹	آنہ	۵۶			
۹	۳	۵۸			

تصحیح

بدر مورخہ ۱۱ر اپریل میں مجلس خدام الاحمدیہ سکندر آباد کی رپورٹ میں سمیع الدین صاحب جو دراصل مجلس خدام الاحمدیہ سکندر آباد کے معتمد ہیں کو مجلس حیدر آباد کا معتمد غلطی سے لکھا گیا ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ
قادیان

خبریں

کانپور ۲۰ر اپریل۔ یو۔پی کے وزیر اعلےٰ ڈاکٹر سمپورنانند نے آج ملک میں صنعتی ترقی کے ساتھ ساتھ اخلاقی ترقی پر زور دیا۔ وہ شہریوں کے ایک استقبالیہ جلسہ میں ایڈریس کا جواب دے رہے تھے۔ وزیر اعلےٰ یوپی نے کہا کہ یہ بدقسمتی کی بات ہوگی کہ ہمارے ملک میں صنعتی اور اقتصادی ترقی کے ساتھ برائیاں فروغ حاصل کریں۔ انہوں نے عوام کو تنبیہہ کی کہ اگر ہر قسم کی ترقی جس میں اخلاقی، سماجی ترقی بھی شامل ہے نہ ہوئی۔ تو ہندوستان کی صنعتی ترقی کو خطرہ پیدا ہو سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جن ممالک میں معیار زندگی بلند ہے۔ وہاں برائیاں بھی زیادہ ہیں جہاں زیادہ جرائم ہوتے ہیں۔ اس کا سبب وہاں گھریلو زندگی میں اخلاقی قدروں کا نقدان ہے۔ اگر تہذیب اور ثقافت کو بچانا ہے تو پرانی قدروں کو زندہ کرنا ہوگا۔

پراگ۔ ۲۰ر اپریل۔ چیکوسلواکیہ کا دورہ کرنے والے ایک جاپانی سائنس دان نے کہا کہ اگر اسی رفتار سے ایٹمی دھماکے جاری رہے تو پانچ سال میں دنیا میں تابکاری (ریڈیو ایکٹیویٹی) نہایت خطرناک حد تک بڑھ جائے گی انہوں نے کہا کہ مارچ ۱۹۵۴ء سے اب تک دنیا میں ایٹم اور ہائیڈروجن بموں کے پچاس دھماکے ہو چکے ہیں۔ گذشتہ ۸ ماہ میں روس میں اپنے ۹ دھماکے ہوئے ہیں انہوں نے اپیل کی کہ ایٹمی تجربات اور ایٹمی اسلحہ کے استعمال پر پابندی لگائی جائے۔

چنڈی گڑھ ۲۰ر اپریل۔ سرکاری طور پر اطلاع دی گئی ہے کہ کانگڑہ کے علاقہ میں تیل کے ذخیروں کی دریافت کے سلسلہ میں کھدائی کا کام آج باقاعدہ شروع کر دیا گیا ہے۔ اس کھدائی کے کام میں رومانیہ کی مشینوں سے کام لیا جا رہا ہے۔ پنجاب کے گورنر مسٹر سی۔ پی۔ این سنگھ نے آج ۵ بجے ٹی وزنی ایک رومانی مشین سے کھدائی کے کام کا آغاز کیا۔ یہ کھدائی مشہور جوالا مکھی مندر سے ایک ہزار فٹ کی بلندی پر ہو رہی ہے ماہرین کا اندازہ ہے کہ اس علاقہ میں تیل کے بڑے ذخیرے ہیں۔ وزیر اعظم مسٹر جواہر لال نہرو نے اس سلسلہ میں ایک پیغام میں اس بات کی توقع ظاہر کی ہے کہ کھدائی کا کام کامیاب ہوگا۔ انہوں نے اپنے پیغام میں کہا کہ یہ ایک بڑا اکام ہے اور اگر اس میں کامیابی حاصل ہو گئی تو اس سے ہندوستان کی اقتصادی حالت میں انقلاب آ سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تیل نہ صرف اقتصادیات بلکہ سیاسیات میں بھی ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ یہ کام ایک سرکاری ایجنسی کے زیر اہتمام ہو رہا ہے۔

نئی دہلی ۲۰ر اپریل۔ ہندوستان کے صدر کا انتخاب ۶ر مئی کو ہوگا۔ صدارت کے لئے تین امیدوار ہیں۔ چونکہ آج نام واپس لینے کی آخری تاریخ تھی کسی امیدوار نے اپنا نام واپس نہیں لیا۔ اس لئے صدارت کے لئے ووٹنگ ہوگا۔ اس وقت مقابلہ تین امیدواروں میں ہے ان کے نام یہ ہیں۔ ڈاکٹر راجندر پرشاد (کانگریس) چودھری ہری رام اور مسٹر نگیندر ناتھ داس (آزاد) اگرچہ ڈاکٹر راجندر پرشاد کا دوبارہ صدر منتخب ہو جانا ایک یقینی امر ہے۔ لیکن سیاسی حلقوں کو صرف یہ دیکھنے سے دلچسپی ہے کہ دوسرے امیدوار کس قدر ووٹ حاصل کر سکیں گے۔ اس سے قبل ۱۹۵۲ء میں چودھری ہری رام نے صدارتی انتخاب لڑا تھا اس وقت انہیں ۲ ووٹ نہ مل سکے تھے مسٹر داس پہلی بار صدارتی انتخاب لڑ رہے ہیں۔ صدر کا انتخاب الیکٹورل کالج کرے گا۔ جو ممبران راج سبھا لوک سبھا اور ریاستی اسمبلیوں کے منتخب نمائندوں پر مشتمل ہے۔ خیال ہے کہ اس بار بھی مخالف امیدواروں کو ڈاکٹر راجندر پرشاد کے مقابلہ میں قابل تذکرہ ووٹ نہ مل سکیں گے

ماسکو۔ ۱۲ر اپریل۔ روس نے مغربی طاقتوں کو حال ہی میں جو مراسلہ بھیجا تھا اب اس کو شائع کر دیا گیا ہے۔ روس نے تجویز کیا ہے کہ چار بڑی طاقتیں امریکہ، روس، برطانیہ اور فرانس اس بات کا عہد کرنے پر رضامند ہو جائیں کہ وہ مشرق وسطےٰ کے مسائل کو طے کرنے کے سلسلہ میں طاقت کا استعمال نہ کریں گے۔

علی گڑھ ۲۱ر اپریل۔ گذشتہ شب پولیس نے ایک مشتعل ہجوم پر جس نے زبردستی اچل تالاب کے نزدیک ایک مندر پر قبضہ کی کوشش کی۔ پولیس نے لاٹھی چارج اور اشک آور گیس کا استعمال کیا۔ اس مندر کو رام چندر جی کے اعزاز میں جاٹ فرقہ کے ایک شخص نے چالیس سال قبل تعمیر کرایا تھا حال ہی میں جاٹوں اور شیڈول کاسٹ فیڈریشن کی دوسری ذاتیں بودھ ہو گئیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ چونکہ .... کو ان کے فرقہ کے ایک شخص نے تعمیر کرایا تھا۔ اس لئے اب یہ مندر بودھ مندر ہو جانا چاہیے۔ تصادم میں ایک درجن کے قریب افراد زخمی ہو گئے۔ ان میں انسپکٹر اسٹرٹ بھی شامل ہیں۔

تہران۔ ۱۲ر اپریل۔ ایک روسی ترجمان نے بتایا کہ ایران کے لیڈروں نے روس کے وفد سے جو ایران کے دورہ پر ہے بات چیت کے دوران یقین دلایا کہ ایران اپنے علاقہ میں مغربی ملکوں کے ایٹمی اڈوں کے قیام کی اجازت نہ دے گا۔ مشرق وسطےٰ کے کچھ خاص علاقوں میں ایٹمی اڈوں کے قیام سے متعلق امریکی منصوبوں کے متعلق مذاکرات کے دوران میں ایران کے لیڈروں نے روسی وفد کے لیڈر کو یقین دلایا۔ کہ ایران کوئی ایسا اڈہ بنانے کی اجازت نہ دیگا جس کا مقصد اس کا روس کے خلاف استعمال ہوگا۔ روسی وفد کے لیڈر نے اعلان کیا کہ روس نے ایران کو اقتصادی اور ٹیکنیکل تعاون کی پیشکش کی ہے ابھی تک حکومت ایران نے ان دونوں پیشکشوں میں سے کسی کو منظور نہیں کیا۔

کولمبو۔ ۲۲ر اپریل۔ پنڈت جواہر لال نہرو ۱۷ر مئی کو لنکا کے تین روزہ دورہ پر آئیں گے۔ حکومت لنکا نے پنڈت نہرو سے درخواست کی تھی۔ کہ وہ مہاتما بدھ کی ۲۵ ویں جینتی کی آخری تقاریب کے موقعہ پر لنکا آئیں۔ پنڈت نہرو نے حکومت لنکا کی یہ درخواست منظور کر لی ہے۔ چنانچہ وہ ۱۷ مئی کو لنکا پہنچیں گے۔

جموں۔ ۲۲ر اپریل۔ کشمیر کے سابق وزیر اعلےٰ شیخ عبداللہ کی میعاد نظربندی ۵ مئی کو ختم ہو رہی ہے۔ پتہ چلا ہے کہ اس کی میعاد نظربندی میں مزید چھ ماہ کی توسیع کر دی جائے گی۔ مرزا افضل بیگ اور مبارک شاہ کی نظربندی کی میعاد پہلے ہی بڑھائی جا چکی ہے شیخ عبداللہ کو ۹ر اگست ۱۹۵۳ء کو گرفتار کیا گیا تھا۔

نہایت افسوسناک وفات

قادیان مورخہ ۲۲ ۴ ۵۷ یہ خبر نہایت افسوس سے سنی جائے گی کہ جناب باوا اجونت سنگھ صاحب پریذیڈنٹ ٹاؤن کانگرس کمیٹی قادیان گذشتہ رات اچانک حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے وفات پا گئے۔ باوا صاحب کا اصل وطن کوٹلی رنداس ضلع سیالکوٹ تھا تقسیم ملک کے بعد قادیان میں مقیم ہوئے۔ بہت مرنجان مرنج اور با اخلاق انسان تھے۔ اور قادیان کی مجالس کی رونق تھے۔ بڑے زمیندار ہونے کے علاوہ غریب پرور اور دوستوں کے ساتھ باوفا تھے۔ احمدیہ جماعت کے افراد کے ساتھ بھی ان کے دوستانہ مراسم تھے۔ ہم جماعت کی طرف سے ان کی وفات پر دلی افسوس کا اظہار کرتے ہیں۔ خدا تعالےٰ ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرما دے۔

ناظر امور عامہ